

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ إِلَيْنَا مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۵

The ALFAZL

QADIAN



قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ

پندرہ سو خرچہ ۲۲ نومبر ۱۹۲۸ء جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۲۸ء جمادی الاول ۱۳۴۸ھ

قیمت پینتی سالانہ سے ششماہی سے ہر ماہی سے پینت زر مضمون نام الفضل نیچر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المستقیم

مولوی محمد علی صاحب نٹ نجر انشا اللہ دوسرا ط

ایڈیٹر و پرنٹر 'الفضل' کی طرف سے اس کا جواب اور

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے فرمائی کہ گھنٹے کی تکلیف کی شکایت پر مستور ہے۔ اور حضور ابھی تک نمازوں میں تشریف نہیں لے سکتے۔ احباب و مآثر میں اللہ تعالیٰ جلد شفا دے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب فیصلہ گورداسپور کے بھخت پر ولایت جانے پر آپ کو ۲۸ اکتوبر کو رٹ بورڈ کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں ہماری جماعت کے بھی بہت سے اصحاب کو ہو گیا گیا۔ کئی روز سے مشہور ہو رہا تھا۔ اور اب تو اخبارات میں بھی یہ خبر شائع ہو گئی ہے۔ کہ جلالہ۔ قادیان۔ بوٹاری ریلوے لائن فی الحال قادیان تک ہی کھل ہو کر جاری ہوگی۔ اور بقیہ حصہ سطوی رہے گا۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ یہ لائن محض قادیان کے لئے بنائی گئی۔

نام :-
 (۱) منشی غلام نبی ایڈیٹر 'الفضل' قادیان۔ دگور داسپور۔
 (۲) شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر 'الفضل' قادیان دگور داسپور۔
 جناب من :-
 آپ نے ہمارے نوٹس کے جواب میں اپنے حکم اکتوبر ۱۹۲۸ء کے خط میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ہمارے لئے موجب حیرت ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ کے طریق سے وقت کو لیا کر کے آپ اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ہر سہ ماہی کے نوٹس میں کیا ہے۔ جواب دینے سے پہلے ہی کی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ آپ کے اس عجیب و غریب مطالبے میں کہ ہم مضمون محو میں سے ان خاص فقرات کو پیش کریں۔ جو از حیثیت کا موجب ہیں۔ اور جن سے حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب کو ان کے پہلے نوٹس کے متعلق ہمارے قانونی مشیر نے جو جواب دیا تھا۔ اور جسے ۵ اکتوبر کے 'الفضل' میں شائع کر دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق ان کی طرف سے چار و کیلیوں نے پھر نوٹس دیا ہے۔ جس کا حسب ذیل ترجمہ پیغام صلح ۱۲ اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔

دوسرا نوٹس

من جانب :-
 ۱۱ میاں عالم دین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ (۲) مانظ محمد حسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ (۳) شیخ محمد دین جان صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ (۴) ملک محمد امین صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ۔

تو فوراً کسی ڈاکٹر کا مشورہ لینا ضروری ہے۔

ایک صحت مند بچہ کو پانچ پانچ منٹ کے دو وقفوں کے ساتھ ۱۵ منٹ سے ۲۰ منٹ تک دودھ پلانا چاہیے۔ دودھ پلانے کے درمیانی وقفہ کو گھٹا کر بڑھانا چاہیے۔ ماں کو کھلی ہوئی درزش کرنا لازم ہے۔ جب بچہ دودھ پینے لگے تو اس وقت ماں کے لئے ایک گلاس پانی پی لینا بہتر ہے۔ ہر روز چھاتیوں کو پہلے گرم پانی سے دھو کر پھر ان پر فوراً ہی سرد پانی ڈال دینا چاہیے۔ اور اس کے بعد کسی تولید سے ان کو اچھی طرح ملنا چاہیے۔ اگر دودھ کافی نہ ہو۔ تو یہ ضروری ہے کہ پہلے بچہ کو چھاتی سے دودھ پلایا جائے۔ اور اس کے بعد تھوڑا سا دودھ اور پانی چھپے سے دینا چاہیے۔ ۹ ماہ تک بچہ کی خوراک کا پیمانہ حسب ذیل ہے:-

عمر	دودھ دینے کا درمیانی وقفہ	۲۴ گھنٹے میں کتنی بار دودھ دیا جائے
ایک ہفتہ سے	بچے قبل دوپہر سے ۹ بجے بعد	۶
۳ ماہ تک	دوپہر تک ۳ گھنٹے	
۳ ماہ سے	۶ بجے قبل دوپہر سے ۱ بجے بعد	۵
۹ ماہ تک	دوپہر تک ۴ گھنٹے	

رات کے وقت دودھ پلانا مناسب نہیں۔ بچہ کے لئے ابلایا ہوا پانی ہمیشہ سفید ہے۔ اسے بار بار پانی پلانا چاہیے۔ ہر ہفتہ کے بعد بچہ کا وزن نوٹ کر لینا چاہیے۔ اگر اس کا وزن مندرجہ ذیل پیمانہ کے مطابق نہ ہو تو ڈاکٹر سے اس کا معائنہ کرانا ضروری ہے :-

عمر	پیدا کش کے وقت جو وزن تھا۔ اس سے موجودہ وزن کتنا زیادہ ہے۔
ایک ماہ	۸ اونس زیادہ
۲ ماہ	ایک پونڈ ۴ اونس زیادہ
۳ ماہ	۲ پونڈ ۶ اونس زیادہ
۴ ماہ	۱۰ پونڈ ۸ اونس کم سے کم
۵ ماہ	۱۱ پونڈ ۸ اونس
۶ ماہ	۱۲ پونڈ ۸ اونس
۷ ماہ	۱۳ پونڈ ۸ اونس
۸ ماہ	۱۴ پونڈ ۸ اونس
۹ ماہ	۱۵ پونڈ ۸ اونس

احمد لاہوری خدیش کی بات ہے کہ میرے اس اعلان پر کہ جماعتوں میں لاہوریاں ہونی چاہئیں۔ سب سے پہلی اطلاع جماعت احمدیہ خیر انجمنی کمپن سے ملی ہے۔ کہ پچاس روپیہ کی کتب خرید کر عاقلی میں۔ اور پچیس روپے اور بھی اسی غرض کیلئے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسری جماعتیں بھی اس طرف جلد توجہ کر سکیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

مولوی محمد علی رضا اور نبوت

اخبار پیغام صلح کا آخری ہی نمبر میری نظر سے گذرا جس میں غیر مبایعین کے اکابر نے (پری) سے لے کر چینی تک۔ کا زور لگا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے فیضان کو دنیا پر بند کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور کئی طرح سے اپنے بر سید تیروں کونے ترکشوں میں ڈال کر پھیلایا ہے لیکن پھر بھی ناکامی آٹھ آٹھ آنسو ان کے حال زار پر رو رہی ہے۔ انہوں نے حق کی مخالفت انسان کو اندھا کر دی ہے۔ لیکن تکبر اس کو اور بھی تحت الشری میں پہنچانے کے چھوڑتا ہے :-

جو دلائل فیض نبوت کو مسدود کرتے ہیں پیغمبر جبریلوں نے دئے ہیں۔ ان کا اندازہ ان کے امیر ایدہ اللہ کے دلائل سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس لئے اس وقت انہی کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے۔
مولوی صاحب لکھتے ہیں :-
”جس طرح نبوت کے دو پہلو ہیں۔ (ایک تعلیم اور ایک نمونہ) اسی طرح ختم نبوت کے لئے لازمی ہے۔ کہ ایسا شخص نہ صرف تعلیم کامل لائے۔ جو ہر قوم اور ہر زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہو۔ اور یوں اس کے ذریعہ سے تکمیل ہدایت ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ اپنی ذات میں اس کا کل تعلیم کامل نمونہ بھی پیش کرے۔ اور اس کے ذریعہ سے تکمیل اخلاق ہو۔ اسی بنا پر مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں ختم نبوت کے قائل ہیں۔ یعنی ایک طرف قرآن کریم میں ایک کامل تعلیم انھوں نے کے ذریعہ سے دنیا کو دیدی گئی۔ اور دوسرے آپ کی ذات بابرکات میں اخلاق کا ایک کامل نمونہ نسل انسانی کو دیدیا گیا۔ اور جب یہ دونوں ضرورتیں ہمیشہ کے لئے پوری کر دی گئیں۔ تو آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی۔ پس ختم نبوت کی بنیاد کسی خوش عقیدگی پر نہیں۔ بلکہ ایک علمی مسئلہ ہے۔“

اس عبارت سے سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا۔ کہ یا تو مولوی صاحب خود دھوکہ خوردہ ہیں۔ یا جان بوجھ کر دنیا کو دھوکہ دینے والے ہیں۔ رسول کریم صلعم بیشک کامل نمونہ تھے۔ قرآن کریم بیشک کامل تعلیم ہے۔ لیکن نبوت جو اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اور ایک نعمت عظمیٰ اسلام کی کامل تعلیم اور ہدایت اسلام کے کامل نمونہ کے منافی نہیں۔ بلکہ لازمی ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے فرمایا ہے :-

”نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسالت سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک مکمل طریقہ سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا۔“ (الوصییت ص ۱۱)

یہ نرالی منطق جو مولوی صاحب کو سوجھی ان کی علمیت کی پردہ دہی کر رہی ہے۔ ان کو اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ اس کا کل تعلیم

اور کامل نمونہ سے دنیا کو کیا فائدہ جو نسل انسانی کو کمال تک نہ پہنچا کر کامل تعلیم اور کامل معلم کا مقصد تھا یہ ہے۔ کہ نسل انسانی اعلیٰ سے اعلیٰ ملاحج پائے۔ اور یہ وہ فیضیت ہی جو آدمی اسلام کو دوسرے امتیاز سے ممتاز کرتی ہے :-

پس اس کامل تعلیم اور کامل نمونہ کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ دنیا پر فیضان کے دروازے کھولے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور آج دنیا میں وہ انسان آیا جس نے اس کامل تعلیم اور کامل نمونہ کی تصدیق کی کہ نبی کی حقیقت وہ کمال ہے۔ اور نرا ذاتی اجماع خراج نہیں کہ تعلیم ہی کمال اور نمونہ بھی کمال۔ لیکن مسلمانانہ کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کو فرمایا :-
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو قائم الانبیاء فرمایا گیا ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ آپ کے بعد دروازہ مکالمات و مخاطبات الہیہ کا بند کر دیا جائے۔ تو یہ امت ایک لعنتی امت ہوتی ہے۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ براہ راست خدا تعالیٰ سے فیض وحی پانا بند ہے۔ اور یہ نعمت بغیر اتباع آنحضرت کسی کو ملنا محال اور ممنوع ہے۔ اور یہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فریضہ ہے۔ کہ ان کی اتباع میں یہ برکت ہے۔ کہ جب ایک شخص پورے طور پر آپ کی پیروی کرنے والا ہو۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوگا۔ (براہین احمدیہ ج ۱ ص ۱۰۰) فرمایا :- اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیں گی جو پہلے نبی اور صدیق پانچکے پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور مشگونیوں ہیں۔ جن کے رد سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ مصحفہ غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اس مصحفہ غیب سے یہ امت محروم ہیں۔ اور مصحفی غیب حسب منظر حق آیتہ (لا یظہر سے غیبیہ... الخ) نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔“ (غلطی کا ازالہ) اب بجز محرمی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت دالانی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔“ (تجلیات الہیہ)

فرمائیے مولوی صاحب! آپ کے نزدیک تو نبوت غیر ضروری ہے۔ لیکن یہاں تو وجود نبوت ہی کمال کی ایک علامت بن رہا ہے اور سنئے فرماتے ہیں :-
”جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں۔ ہندوؤں کے دین کو جو مردہ کہتے ہیں۔ تو اسی۔“
کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا۔ تو پھر ہم بھی قہر گو ٹھہرتے۔“ (البدیع جلد ۱ نمبر ۹)
پھر فرمایا :- ”ختم نبوت کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ اور بڑا کمال تو یہ ہے۔ کہ اس کا فیض جاری ہو یعنی اس سے نبی بنیں۔“

پس مولوی صاحب خود ہی سوچ لیں۔ کہ اصول حقیقی مخالفت انہیں کہاں سے کہاں لے جا رہی ہے۔ اور آج وہ اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ سے الگ ہو کر باقی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے مخالفت کھڑے ہوں۔ سچ ہے صلح کی مخالفت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ اور ابھی تو کیا اجاب دیکھیں گے پیغام بلندنگ سے کیا کیا مل سکتے ہیں :- عبدالحکیم احمدی

وصیتیں

نمبر ۲۶۰ میں سید فضل محمد ولد سید شاہ نواز۔ کن چک ۱۲۵۲ گونڈوال تحصیل و ضلع لال پور قیامی ہوش و حواس بلا جبر و آراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرے گذارہ کا ذریعہ سلمائی کی آمد اور کچھ پیساری کی دکان ہے۔ ماہوار آمد اندازاً ۵ روپیہ ہے۔ میں تازیت اپنی آمد کا بل حصہ حصہ داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۸۔ العبد موسیٰ سید فضل محمد قیامی گواہ شد۔ سید طفین محمد سیکرٹری نقل خود۔ گواہ شد۔ عبدالغنی احمدی ازکنگ ٹوٹک از قریبہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۲۵ء

نمبر ۲۸۳ وصیت جانماد میں حبیب اللہ خاں ولد عبدالحکیم صاحب نوم کھوکھ قریبی سکھ چک سان ضلع گجرانوالہ پنجاب بمقام ۳۲ سال بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک بچہ مکان قیمتی مبلغ دو ہزار پانچ سو روپے واقع چک سان اور دو عدد اعلیٰ گجرانوالہ برہنہ گونڈالان دارالقیامی گیارہ سو روپیہ اور اس وقت میری ماہوار آمدنی ۳۶۰ شلنگ ہے۔ تمام جائداد کوڑو کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور پانچ ماہواری آمدنی کا بھی دسواں حصہ یا قاعدہ داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اور میری وفات کے بعد جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم ہمد وصیت داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ دینا تقبل منادک انت السمیع العلیہ۔ العبد۔ خاکسار حبیب اللہ خاں احمدی بقلم خود۔ گواہ شد۔۔ عنایت اللہ ولد احمد بن بقلم خود۔ گواہ شد۔ احمدی ولد نور محمد گجرانوالہ حال وارد از قریبہ موسیٰ۔ گواہ شد۔۔ محمد ایوب سیشن ماٹرنالنگا۔ ۱۸

نمبر ۲۸۶ میں نبی بخش ولد شرف الدین قوم جٹ وڈراچہ سکن مانگا تحصیل سپرو ضلع سیالکوٹ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد اراضی ۳۸ کتال موجود ہے۔ اور ایک مکان سکونتی قام۔ نقدی لونگ روپیہ اس سب جائداد نقدی کی قیمت اس وقت ۲۵۰ روپیہ تقریباً کے مبلغ ۲۵ روپیہ بل حصہ کے ہے۔ لیسہ ابھی نقد دیر تیا ہوں۔ میں نے روپیہ چندا کواد کروں گا۔ اگر میرے مرنے پر میری جائداد بڑھ جائے۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۳۔ العبد۔ نبی بخش موسیٰ گواہ شد۔ غلام رسول چانگریاں۔ گواہ شد۔ محمد ولد بن ولد محمد صدیق۔ گواہ شد۔ بقلم خود نواب الدین **نمبر ۲۹۰** میں محمد صابر علی شاکر ولد بڑھان شاہ قوم قریبی

پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۲۵ء ساکن موضع چک قریبیاں ڈاکخانہ قلعہ سوہانگ سیشن ریوے تحصیل سپرو ضلع سیالکوٹ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ آج تاریخ یکم اگست ۱۹۲۵ء حسب ذیل کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۶ روپیہ ہے۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا بل حصہ داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم یکم اگست ۱۹۲۵ء العبد۔ موسیٰ محمد صابر علی شاکر سکندھ ماٹرنالہ۔ بی ٹل سکول گیشیاں تحصیل سپرو ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ شیخ غلام رسول احمدی دکاندار گیشیاں تحصیل سپرو ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ تاج دین (لاٹس پوری) مولوی فاضل سیکرٹری تعلیم و تربیت انجن احمدیہ گیشیاں ضلع سیالکوٹ ایش

نمبر ۲۹۱ میں مسات بجا گوردیہ پیر محمد قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۲۵ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان میں ہمد وصیت داخل یا جو کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۷ کتال اراضی بارانی جو میرے فائدہ کی جائداد متروکہ میں سے مجھے ہے جس کی قیمت اندازاً ۱۵۰ روپیہ ہے۔ پانچ سو روپے ہے۔ فقط کاتب الحدیث سکندر علی ہاجر سکندھ بھینی بانگر محمد قادیان۔ گواہ شد۔ سکندر علی ہاجر ساکن بھینی بانگر محمد قادیان بقلم خود العبد۔ مسات بجا گوردیہ پیر محمد قوم جٹ ساکن تلونڈی جھنگلاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ برکت علی پیر موسیہ ساکن تلونڈی جھنگلاں بقلم خود۔

نمبر ۲۹۲ میں عزیز علی بیک زوجہ خاں صاحب برکت علی قوم شیخ ہوشیار پورہاں قادیان) ڈاکخانہ ہوشیار پورہ (قادیان) تحصیل ہوشیار پورہ (بٹالہ) ضلع ہوشیار پورہ (گورداسپور) بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ آج تاریخ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان پختہ دائرہ جائداد قیمتی ۵۰۰ روپیہ (۲) مکان رہن بابو فیروز الدین دالا واقعہ قادیان مشرکہ بجا وندو جو حصہ برابر میرے حصہ کی قیمت ۹۰۰ روپے (۳) زیورات قیمتی اندازاً ۱۵۰ روپیہ اس میں ہر کی رقم شامل ہے۔ جس جائداد مندرجہ بالا کے جس کی قیمت اس وقت ۴۰۰ روپیہ ہے۔ بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہو تو اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ ہمد وصیت داخل کرے

رسید حاصل کروں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ کاتب الحدیث (فانصاحب) برکت علی بقلم خود۔ گواہ شد۔ (فانصاحب) برکت علی بقلم خود فاند موسیہ۔ العبد۔ عزیز بیک بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید منظور علی رئیس و ممبر ٹاؤن کمیٹی قادیان ۱۹

نمبر ۲۹۳ میں عبدالمجید خاں ولد برکت علی خاں راجپوت عمر ۲۸ سال پیشہ زراعت کاری ساکن راہوں ضلع بٹالہ بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ آج تاریخ ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تھینا پچاس گھاؤں ہے۔ مکان رہائشی تھینا چار صد روپیہ ہے۔ (۴) اراضی العبد۔ عبدالمجید خاں موسیٰ بقلم خود سیکرٹری انجن احمدیہ راہوں گواہ شد۔ حاجی رحمت اللہ میر جماعت احمدیہ راہوں بقلم خود گواہ شد۔ سید محمد علی شاہ انسپرٹ بیت المال بقلم خود

نمبر ۲۸۳ میں قمر الدین دلشاد صاحب الغفار قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت ۱۳۱۵ء ساکن جلال پور جٹان ضلع گجرات بقایا ہوش و حواس بلا جبر و آراہ آج تاریخ ۵ مارچ ۱۹۲۵ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ ماہوار آمد ۱۲ روپے ہے میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا بل حصہ داخل خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۵ مارچ العبد۔ قمر الدین کلک نگر مالکنڈ ڈوڈیرن بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام نبی ایڈیٹر افضل گواہ شد۔ محمد حیات خاں سکندھ کوٹہ توڑے خاں ملتان حال نارد قادیان

تصحیح

اخبار السنہ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں وصیت ۱۹۱۹ میں غلطی ہو گئی ہے۔ بجائے افتتاح بیکم زوجہ منیا الرحمن خاں لکھنے کے زوجہ منیا لکھنا صحیح فرمائیں۔

زرانی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کی شہرہ آفاق چارہ کاشی کی مشین۔ آہنی ریمٹ۔ کٹاؤ (گٹ) پٹرنے کے پٹرنے۔ آہنی ہل۔ مشینری فیوگن پمپ۔ (۱) انجن۔ آٹا پیسنے کی چکیاں چاولوں کی مشینیں (رائس لٹری) آہنی خراس (میل پیمیاں) بادام روٹن کی مشینیں۔ مشین سیویاں نکل شدہ۔ دستی پمپ وغیرہ وغیرہ کی فہرست اخبار کا حوالہ دیکر مفت طلب فرمائیں۔ اس سے عمدہ اور مستمال اور جگہ سے نہیں ملے گا۔ آزمائش شرط ہے۔ ایم۔ عبدالرشید ایڈیٹر سنز سوڈاگران مشینری و جنرل سپلائرز بٹالہ۔ احمدیہ بلڈنگ (پنجاب)

ہر ایک اشتہار کی قیمت کا ذمہ دار خود شہر ہے نہ کہ الفتنہ (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

— راولپنڈی ۲۶ اکتوبر — سیاحت یورپ کے سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے شہر یار کا بن نے فرمایا کہ بہت سے معترضین اعتراض کرتے ہیں کہ اس سیاحت کی وجہ سے ہم نے خزانہ عامہ پر بے جا بوجھ ڈال دیا ہے۔ لیکن انکو معلوم ہونا چاہیے کہ میرے اس سفر پر قریب دو لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ لیکن مختلف دول یورپ نے جو تحائف بھیجے ہیں ان کی قیمت قریب چھ کروڑ روپے کے ہے۔

— بمبئی ۲۶ اکتوبر — نہرو رپورٹ پر غور و خوض کرنے کیلئے آئندہ ماہ دسمبر میں آل انڈیا مسلم کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت ہرنائی نس آغا خان منعقد ہونے والا ہے۔ اس کے سیکرٹری مسٹر نفلن رجنہ مسلمان رہنماؤں کے نام دعوت نامے بھجوا رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ تاریخ اسلام کے اس نازک ترین موقع پر ہم ایک مسلمان کانفرنس ہے۔ کہ ان امور کے متعلق جو قومی مفاد پر ہونے والے اثر ڈال رہے ہیں کسی تعصیفہ پر پہنچنے میں ہماری مدد کرے۔

— الہ آباد ۲۶ اکتوبر — نپ باد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دسمبر کے تہوار پر فرقہ دار خندا مریا ہو گیا۔ ایک تحصیلدار اور تترہ دو مہرے آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ ۳ آدمیوں کی حالت نازک ہے۔

— لاہ لاجپت مانے نے اگر ہ پراونشل ہند کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ پانچ چھ سال میں بر لاف اندان نے اچھوت اور عمار کے لئے پچاس لاکھ روپے دیئے۔

— صدر المہام سرکار عالی صیغہ سیاحت حیدرآباد نے حسب ذیل اعلان شائع کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اپنی ذمہ داری کو نظر انداز کر کے بعض اخباروں نے یہ لکھا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی خواہش ہے کہ حضور نظام خلد الملکہ سلطنتہ بنفس نفیس کسی اعتراض کا جواب دیں۔ یا یہ کہ ان کو ملے یا شہد کسی ایسی ہی غرض سے طلب کیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ حضور نظام انجی خواہش اور بلا کسی طلبی کے دہلی تشریف لے جانے والے ہیں۔ اور وہاں آپ کی مدتی انڈوزی کی غرض زیادہ تر یہ ہے کہ اس عمارت کا خود بد دولت معائنہ فرمائیں۔ جوان کی اسٹیٹ کی طرف سے دہلی میں تعمیر ہوئی ہے۔ ضمناً وہ ہنز ایکسیلنی نواب دائرے سے بھی ملاقات فرمائیں گے۔ لیکن یہ ملاقات قانگی اور رسمی ہوگی۔

— کلکتہ ۲۶ اکتوبر — انریبل مسٹریس آر داس کو ہند کے مشیر قانونی کا کج مشبہ کہ طلب کی حرکت بند ہو جانے کے باعث انتقال ہو گیا۔ ارٹھی کا جلوس بہت شان و شوکت سے نکالا گیا۔

— لاہور ۲۸ اکتوبر — پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۲۶ نومبر سے شروع ہوگا۔ اور شام ۵ رو دسمبر تک جاری رہے گا۔ پہلے دن گورنر کی تقریر ہوگی۔ ۲۸ نومبر کو سرکاری ارکان مطابقتاً زر اور سودات قانون پیش کریں گے۔ ۲۹-۵ دسمبر کو خزانہ

غیر ممالک کی خبریں

اور سوالات وغیرہ پیش ہوں گے۔ جن کے لئے نوٹس دے جا رہے ہیں۔ راولپنڈی ۲۶ اکتوبر — ریاست جتڑاں کے طول و عرض میں ٹیلیفون کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔ مقامی طور پر اور ٹرنک لائن پر بذریعہ ٹیلیفون گفتگو کرنے والوں کوئی فائدہ نہیں ملی جاتی۔

— لاہور ۲۶ اکتوبر — مورخہ ۲ نومبر — شاہی کمیشن کی سنٹرل ایجنسی کے ممبران کو سر محمد شتیج کی طرف سے نئی پارٹی دی جائے گی۔

— بریلی ۲۴ اکتوبر — گذشتہ ہندو مسلم مذاکرات کے سلسلہ میں جو مقدمہ مسلمانوں کے خلاف چلا تھا عدالت نے اسکا فیصلہ سنادیا۔ چھ مسلمانوں کو دو سال قید سخت اور ۹ کو ایک سال قید سخت کا حکم ہوا۔ اند ۱۶ ابری کر دئے گئے۔

— نئی دہلی ۲۸ اکتوبر — اطلاع ملی ہے کہ انفالت ان کی وزارت کامرس اس کوشش میں نکلے ہوئے کہ گیارہ لاکھ روپے سے کھانڈے کارخانے ۱۶ لاکھ روپے سے ان کے کارخانے اور ۱۵ لاکھ روپے سے کانڈے کارخانے جاری کئے جائیں۔

— پونا ۲۴ اکتوبر — پونا اسلامی جم خانہ میں سائمن کمیشن کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی۔ جس میں سر سائمن نے اردو میں تقریر کی۔ جو طریقیہ پسند تھی۔ اور جس پر مافرائی نے بڑے ہتھیار لگائے۔

— مظفرنگر ۲۶ اکتوبر — دسمبر کے دن شدید ترین حادثہ ہو گیا ایک حجے پر بہت مخلوق بیٹھی تھی۔ یہ حجے ایک سخت ٹوٹ گیا۔ اور تمام آدمی نیچے گر پڑے۔ گرنے والوں کو توجہ آئی تھی۔ لیکن جو لوگ حجے کے نیچے تھے ان کا کچھ مرکل گیا۔ ۴۴-۴۵ شخص اس توراٹا کو ہی مر گئے اور دو صبح ہوتے ہوئے ختم ہو گئے۔ اس وقت تک ۹ اشخاص مر چکے ہیں۔ اور پندرہ سے قریب ہسپتال میں زخمی پڑے ہیں۔

— لاہور ۲۶ اکتوبر — ہتھیار حملہ اطلاعات تحریر فرماتے ہیں کہ فلیج ایران کے راستے سے جو لوگ ایران کو جاتے ہیں۔ ان کو برطانوی سفیر مقیم ایران جو بردانہ راہداری دیں گے۔ وہ صرف ایک سفر ایران کے لئے کفالت کر لینگا۔ البتہ موٹروں اور دیگر اس سے مستثنی ہوں گے۔ ان کے پردلنے ایک سال تک کام دیں گے۔

— تر تپور (مدرا لاس) کی خبر ہے کہ وہاں دو مسلمانوں نے بھونوں کو بچانے کی خاطر ہتھیار سے بندروں کو زہر دیکر مار دیا۔ جب شہر کے لوگوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے سارا دن ماتم کیا۔ سزا ہونے بندروں کا جلوس نکالا گیا۔ بھون منڈیاں جلوس کے آگے تھیں۔ جہاں ان بندروں کو دفن کیا گیا۔ وہاں اب عالی شان سادھی بنائی جائے گی۔

— راجپوتانہ کی عورتوں نے بٹلر کیمپی کو ایک میموریل بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ راجپوتانہ کے عایان ریاست معصوم دیے گئے عورتوں کو دیو داسیاں بنا لیتے ہیں۔ بد عایان ریاست میش پرست ہیں۔ ایک راجہ درجنوں عورتیں رکھتا ہے۔ ساق مہاراجہ پور کے پاس تو چار ہزار بیویاں تھیں۔ راجپوتانہ کی معصوم عورتوں کی اس

— قسطنطنیہ ۲۵ اکتوبر — اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایران خصوصاً طهران میں اب فسادات ہو گئی ہے۔ بغاوت کی وجہ یہ ہے بتائی گئی ہے کہ لوگ ہتھیاروں کے بڑھائے جانے کے فلات بٹری لکھتے ہیں اور انھوں نے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کر دیا ہے۔ سرکاری افواج طهران میں جمع ہو رہی ہیں۔

— بیروت ۲۴ ستمبر — دمشق کے لوگوں نے حکومت فرانس کو ایک برقی پیغام بھیجا ہے۔ جس میں دمشق کے اندر ایک لاکھ ارمیوں کو لاکر آباد کرنے کی تجویز کے فلات زبردست احتجاج کیا گیا ہے۔

— بیروت ۲۳ اکتوبر — گریسی و دو ان میں شدید بامان سے ۵۰۰ گھر گریسے۔ دس لاکھ فرانکسے نقصان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ کئی کارخانے بند ہو گئے ہیں۔ سوا سو ہجرت دم پر سخت طوفان بادو بامان نمودار ہوا۔ راستے بند ہو گئے۔ پہاڑیوں کے پہلو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے۔ بہت سے دیہات پانی سے گھرے ہوئے ہیں۔

— مالٹا ۲۳ اکتوبر — مقام ڈالیتا کے متصل شرب کی ایک بھیٹی تعمیر کی جا رہی تھی۔ جو گریٹی سلیم کے نیچے دیکر آدی ہلاک اور ۲۹ توجہ ہوئے۔ افواج بری و بحری کے سپاہی موقع پر پہنچ گئے۔ جہوں نے سخت محنت کر کے لوگوں کو طرے کے نیچے سے نکالا۔

— الاہرام۔ قاہرہ برلن کے ایک پیغام مورخہ ۲۴ اکتوبر کے حوالہ سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ احمد زو فرخاہ البانیہ کے خلاف ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ جنگی عدالت نے گیارہ ملزموں کو سازش کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔

— قاہرہ ۲۵ اکتوبر — مصر کی الازہر یونیورسٹی کے شیخ اعظم نے ایک مینٹگ منفقہ کی جس میں شیخ مصطفیٰ کی اصلاحی حکیم اتفاق رائے سے پاس کی گئی۔ حکیم کی غرض یہ ہے کہ الازہر کو جو کہ دسلی زمانہ کی طرز کی یونیورسٹی ہے۔ یورپین نمونہ پر جدید زمانہ کے نمایاں یونیورسٹی بنا یا جائے۔ گذشتہ ۵۰ سال میں مصر کے کئی ممتاز اور دانش خیان لیڈر اسی کوشش میں مصروف رہے ہیں۔ شاہ فراد حکیم کے دل سے عامی ہیں۔ حکیم میں تجویز کی گئی ہے کہ آئندہ زمانہ کے گریجویٹ موجودہ سائنس اور مذہب سے بھی واقف ہوں۔ تاکہ ان کو قرآنی قانون پر لیکچرار اور مشورہ دیو اسلامی ممالک میں مبلغ مقرر کیا جائے۔ داخل ہونے والوں کو نصف قرآن حفظ یاد ہونا چاہیے۔

— لندن ۲۶ اکتوبر — اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ بٹلر کیمپی نے فیصلہ کیا ہے کہ کانفرنس میں تیسری جماعت یعنی دیسی ریاستوں کے باشندوں کے وفد کو نہ شامل کیا جائے۔

— شنگھائی کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ چین کی قوم پرست حکومت نے جرمنی کے ۸۰ آدمیوں کی خدمات اس لئے حاصل کی ہیں کہ وہ چین میں فوجی تربیت دے سکیں۔ جرمنی اب پھر چین میں اپنا کھو یا ہوا رسوخ حاصل کر رہا ہے۔

سیرت رسول کریم پر مضامین

لکھنے والے غیر مسلم اصحاب کو نعام

۱۶ جون ۱۹۲۸ء کے جلسوں کے موقع پر اعلان کیا گیا تھا کہ غیر مذاہب کے جو اصحاب اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر مضامین لکھ کر ارسال کریں گے۔ ان میں تین بہترین مضامین لکھنے والے اصحاب کو درجہ اول، دوم، سوم کے تمغے کی شکل میں ایک سو روپے اور چھپس روپیہ علی الترتیب انعام دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد ۹ غیر مسلم اصحاب کی طرف سے مضامین دفتر ترقی اسلام میں پہنچے۔ اور میں خوشی سے اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ ان میں سے مندرجہ ذیل تین اصحاب کے مقصد میں علی الترتیب درجہ اول، دوم، سوم کے انعامات کے مستحق قرار دے گئے۔ جو عنقریب ان کی خدمت میں وہاں کی لوکل احمدیہ جماعتوں کے امرا یا پریزیڈنٹوں کے ذریعہ سے تقسیم کئے جائیں گے۔ درجہ اول:۔ رائے بہادر لالہ پارس داس صاحب آریزی مجھڑیا دہلی۔ ایک سو روپے۔ درجہ دوم:۔ سردار کر تار سنگھ صاحب گیارہ ٹی۔ کھادیاں ضلع گجرات۔ پچاس روپے۔ درجہ سوم:۔ لالہ مہکت رام صاحب جیو دیا پری چارک فیروز پور چھاؤنی پچیس روپے۔ محمد دین۔ قائم مقام سکریٹری عینہ ترقی اسلام قادیان

سائین کمیشن کا تار

بنام سیکرٹری انجن احمدیہ بھیر

جماعت احمدیہ بھیر کی طرف سے سائین کمیشن کے نام جو تار غیر مقدم کا دیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حسب ذیل بیغام موصول ہوا، از اسٹنٹ سیکرٹری انجن احمدیہ بھیر، سٹیٹوٹری کمیشن، نمبر ۱۱، سٹریٹ، کیمپ پونا۔ ۲۳/۱۸

بنام سیکرٹری انجن احمدیہ بھیر:-

جناب من۔ مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں آپ کے تار مورخہ ۱۲ کا شکریہ ادا کر دوں جس میں آپ نے مجھیں نظام مندوستان کو غیر مقدم کا بیغام تحریر کیا تھا۔ اور یہ کہ آپ کو یقین دلاؤں کہ میں اہم امور کا اس میں آپ سے ایسا کیا تھا۔ کمیشن ان پر پورا غور کرے گی۔

دستخط اسٹنٹ سیکرٹری

رفع کر دی جائیں۔ یا ان کے وجود بھی انکار کر دیا جائے۔ تو میرے مولکین نہایت خوشی سے امر حقیقی کو شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ اس مضمون کی اشاعت سے اگر کسی قسم کا برا اثر پیدا ہوا ہو۔ تو وہ دور ہو سکے۔ اور اگر آپ بہر حال معاملہ کو عدالت میں ہی لے جانے پر مہر ہیں۔ تو میرے مولکین کو بھی آپ کے تجویز کردہ راہ پر گامزن ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

فضل کریم بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل لاہور

بنگال پر اول کانفرنس کا باطل لائن

تاریخ نام افضل

برمن ٹریڈ ۲۶ اکتوبر سیکریٹری صاحب بنگال احمدیہ پولیٹیکل لیگ برمن ٹریڈ بذرعیہ تار مصلح کرتے ہیں۔ بنگال احمدیہ کانفرنس کا باطل لائن سالانہ اجلاس ۲۶ اکتوبر بھی جاری رہا۔ ملک غلام فرید صاحب ایم اے مسلم ٹیریٹری لڈن نے اسلام کی رو سے مذاہب سے رواداری اور حسن سلوک کی تعلیم کے متعلق اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ حاضرین نے جن میں کئی ایک غیر مسلم اصحاب بھی تھے۔ پوری توجہ اور دلچسپی سے سنا اور اختتام پر لیکچر میں بیان کردہ جذبات و خیالات پر اظہار پسندیدگی کیا۔ حاضرین کی درخواست پر کانفرنس کے پروگرام میں ایک یوم کا اضافہ کیا گیا۔ اور کانفرنس کا کام ختم کرنے کے بعد بنگال احمدیہ پولیٹیکل لیگ کا جو حال میں ہی بنائی گئی ہے۔ اجلاس ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولوشنز اتفاق ملنے پاس کئے گئے۔

۱۔ یہ کہ بنگال احمدیہ پولیٹیکل لیگ مندوستانی لیڈروں کی اس کوشش کو نظر استحسان دیکھتی ہے کہ انھوں نے مندوستان کے آئندہ نظام حکومت کے متعلق ایک کانسیٹیوٹن تیار کر دیا ہے۔

۲۔ یہ کہ جو کانسیٹیوٹن آل پارٹیز کانفرنس نے تیار کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو منظور نہیں ہے۔ اور نیز وہ ان کے مفاد کے منافی ہے

۳۔ یہ کہ اصلاحات کی آئندہ فسط مسلمانوں کے لئے مزید نقصان اور خطرات کا موجب ہوگی۔ اگر حسب ذیل باتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

البت۔ تمام ملک میں لیڈروں حکومت کا طریقہ عہدہ بات کی مکمل خود اختیاری کے ساتھ جاری کیا جائے۔

ب۔ سندھ کو علیحدہ کر کے دال اصلاحات کا نفاذ کیا جائے۔

ج۔ بلوچستان اور سرحدی صوبہ میں اصلاحات کا نفاذ کیا جائے۔

د۔ تمام صوبوں میں عداکات انتخاب کو قائم رکھا جائے۔ اور پنجاب اور بنگال میں تناسب آبادی کے لحاظ سے نشستوں کی تخصیص کر دی جائے۔

س۔ مرکزی حکومت میں مسلمانوں کو کم از کم ۱۰ فیصد سیات دی جائے۔

ز۔ تمام اقوام کو مذہبی آزادی اور اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے پوری پوری اجازت دی جائے۔

س۔ مذکورہ بالا ریزولوشنز کی کاپیاں پریس اور حکومت کو ارسال کی جائیں۔

ایضاً اللہ کی شہرت کو ہمدردی پہنچانے۔ کوئی ہمیں محمولیت نظر نہیں آتی۔ مضمون مذکور غلط اور جھوٹے الزامات سے از سر تیا معور ہے بلکہ اس میں ایسے خطرناک الزامات بھی لگائے گئے ہیں جو اگر صحیح ہوں۔ تو مولانا موصوف کو جو عہداری قانون کی زد میں لے آتے ہیں باوجود اس کے آپ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ ہم ایسے فقرات پر روشنی ڈالیں۔ جو مضمون مذکور کو لا مہل بنا دیتے ہیں۔

یہ بھی ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے نوش کا جو جواب آپ نے دیا ہے۔ وہ اس بات کا مستحق تھا۔ کہ فوراً مطلوبہ تادان کا دعویٰ دائر کر دیا جاتا۔ کیونکہ یہ جواب نہیں۔ بلکہ تضحیک ہے۔ لیکن حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب (ایضاً اللہ) آسمان اور جہ کے پاک مش بزرگ ہیں۔ اور اس کے اس کے کہ آپ کی طرف سے انھیں عدالت میں جانے پر مجبور کیا جائے وہ تھے اللہ اس سے پرہیز کریں گے۔ وہ ان ناپاک الزامات کا جو ان کے کیر کٹر پر لگائے گئے ہیں۔ کوئی نوش نہ دیتے۔ اگر اس مقدس کام پر ان کا اثر پڑا۔ جس کے لئے انھوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے باوجود اس مایوس کن جواب کے جو آپ نے دیا ہے۔ حضرت مولانا نے ان میں ہر ایت فرمائی ہے۔ کہ آپ کو مزید دس دن کی مہلت دی جائے۔ کہ آپ ان ناپاک حملوں کے لئے معافی کے طلبگار ہوں جو حضرت ممدوح پر آپ۔ نے کئے ہیں۔

جواب

ایڈیٹر پرنسپل افضل کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

بنام مولوی محمد علی صاحب:-

جناب من! جو اب آپ کے خط مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء جو آپ نے اپنے قانونی مشیروں کی معرفت میرے مولکین نشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر وہابی عبد الرحمن صاحب پرنسپل افضل قادیان کے نام بھیجا ہے۔ میرے مولکین نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ میں آپ کو معاف شدہ ذیل جواب دوں:-

محولہ بالا خط کا پہلا پیرا گراف کہ میرے مولکین میں باہر بھانا چاہتے ہیں۔ کلیتہً ایک غلط خیال ہے۔ کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا میں نے اپنے مولکین کی طرف سے اپنے خط مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں جو درخواست آپ سے کی تھی۔ وہ کوئی انوکھی نہیں۔ کیونکہ جس مضمون سے آپ کو شکایت ہے۔ وہ کئی ایک بیانات پر مشتمل ہے جن پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اور میرے مولکین یہ معلوم کرنے کے خواہشمند تھے کہ ان میں سے آپ اپنے متعلق کس بات کو غلط اور متک آئینہ سمجھ کر تردید کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اس صورت میں ممکن تھا۔ کہ میرے مولکین آپ کی تردید کو شائع کر دیتے۔

میرے کیم اکتوبر کے خط کو آپ نے خواہ مخواہ بدظنی کی نظر سے دیکھا ہے۔ میرے مولکین نے وہ آرٹیکل جس کے متعلق آپ کو شکوہ ہے۔ بالکل نیک نیتی سے شائع کیا تھا۔ جیسا کہ انھوں نے حساب کتاب کی بعض باتوں کے متعلق تو یہ دلا کر اس انجن کو جس کے آپ صبر نہیں۔ اس بات کا موقع ہم پر بھیجا تھا۔ کہ وہ ان کے خط بنگال کی اصلاح کر سکے۔ جن کے متعلق شکایت ہے۔ اگر ایسی ہے۔ خدا بنگال

الفضل

نمبر ۳۶ قادیان دارالامان مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۸ء جلد ۱۹

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہوائے

نرورپورٹ اور مسلمانوں کے مصالح

اب ہمیں کیا کرنا چاہئے

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

میں اس وقت تک نرورپورٹ کے ان ضروری امور کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں جن کا تعلق مسلمانوں کے مطالبات کے ساتھ ہے۔ پس اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ امت سے لوگ ہنگے جو نرورپورٹ کے فرائض کو دیکھ کر یہ کہہ دیں گے کہ ہم اس رپورٹ کو تباہ کر دیں۔ لیکن میں اس رائے کے سخت مخالفت ہوں۔ جو کچھ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ اس سے قارئین سمجھ گئے ہونگے کہ اسلامی مفاد کی حفاظت کے مسائل میں نرورپورٹ کی مخالفت میں کسی دوسرے شخص سے بے نیچے نہیں ہوں۔ لیکن باوجود اس کے میں اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ اپنے رنگ کی پہلی کوشش ہے۔ جس میں ہندوستانیوں کی طرف سے اپنے لفسب العین کو تقضیل رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اس لئے اس امر کی مستحق ہے۔ کہ اگر اس کی اصلاح ہو سکے۔ تو ہم اس کی اصلاح کر دیں۔ اور اسے اپنا سفقہ تسلیم بنا لیں۔ وہ قوم جو ہر روز نئے سرے سے کام شروع کرتی ہے اپنے کام میں ہرگز کامیاب نہیں ہوتی۔ نئے سرے سے کام شروع کرنے میں یقین ہوتا ہے۔ کہ سب معاملات پر پھر سے سرے سے بحث ہوتی ہے۔ پھر دوبارہ ان امور پر وقت خرچ کیا جاتا ہے۔ جن پر ایک دفعہ وقت خرچ ہو چکا ہوتا ہے۔ اور نیا جوش اور نیا ولولہ پھر اس مقام پر پہنچنے تک خرچ ہو جاتا ہے۔ جس مقام تک کہ ہم پہلے پہنچ چکے تھے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کو لٹو کے میل کی طرح دماغ۔ وقت۔ روپیہ ملکبہ اتحاد کی قربانیوں کے بعد پھر اسی جگہ اترتا ہے جس جگہ کہ وہ اس نخرکے سے پہلے تھا۔ وہ قوم جو نئے سرے سے ریل اور تار کی تعمیر میں مشغول ہوگی

تاکہ کسی کی ممنون احسان نہ ہو۔ کبھی دوسری اقوام کے مقابلہ پر کھڑا ہونے کے قابل نہ ہوگی۔ پس میرے نزدیک ہماری کوششیں یہ ہونی چاہئے کہ ہم اس رپورٹ کو تباہ کر دیں۔ بلکہ یہ کہ ہم اس رپورٹ میں اصلاح کریں اور اگر اس رپورٹ کے مرتب کرنے والوں نے بعض اچھی باتیں لکھی ہیں تو ان کا فخر انہیں حاصل ہونے دیں۔ اور اپنے کام کی تباہی و جلاؤ آسراق پر نہیں بلکہ حسب الوطنی اور اعتراف خدمات پر رکھیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر ہم اس طرح کام کریں گے۔ تو ہمارے لئے کامیابی آسان ہو جائیگی ہمیں یہ نہیں بھلانا چاہئے۔ کہ اس رپورٹ کے لکھنے والے خواہ کتنے ہی تجربہ کار اور خیر خواہ ملک افراد ہوں۔ مگر پھر بھی وہ ایک خاص نکتہ اور سوچاؤ سے متعلق رکھتے تھے۔ اور طبعاً ان کا میلان اس مذہب و سوسائٹی کی طرف تھا۔ پس ہمیں ان کی اس بشری کمزوری اور نقص کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سے معاملہ کرنا چاہئے۔ اور سوچنا چاہئے کہ اگر فیصلہ ہلاکتوں میں پھنسا کر شام ہم میں سے بعض ایسی ہی کمزوری دکھاتے۔ پس میرے نزدیک ملک کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ ہم اس رپورٹ کو تنقیدی نگاہ سے دیکھیں۔ نہ کہ تردید کی نظر سے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ رپورٹ لکھنے والوں نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ان کی تجاویز ایسی ہیں۔ کہ اگر انہیں قبول کرنا ہو۔ تو کجالی صورت میں وہ قبول کی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان کی اس رائے کا ملک پابند نہیں ہے۔ ان کے مد نظر رپورٹ لکھتے وقت یہ تھا۔ کہ ہم کچھ نہ کچھ کر کے دکھائیں۔ اور ہمارے مد نظر یہ ہوگا۔ کہ ہم اس کام میں سے بچاؤ اور برا الگ الگ بچانٹا لیں۔ پس ہمیں حق ہے۔ کہ ہم مناسب طریقاً

کر کے اپنے ہمایوں سے کہیں۔ کہ آپ نے اپنی قوم کے فائدہ کو مدد لیا ہے۔ ہم نے اپنی قوم کے منافع پر غور کر لیا ہے۔ آؤ اب بلکہ فیصلہ کر لیں۔ کہ کس نقطہ پر ہم دونوں جمع ہو سکتے ہیں۔

ووٹ دہندگی کا سوال غور طلب ہے

میرے نزدیک صرف انہی مطالبات پر غور کرنا ضروری نہیں ہے جن کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی حالات ہیں۔ کہ جن پر اسلامی نقطہ نگاہ سے غور کرنا ہمارے لئے ضروری ہے مثلاً ایک سوال حق ووٹ دہندگی کا ہے۔ یہ سوال بہت پیچیدہ ہے۔ میرے نزدیک غور توں کا بھی حق ہے۔ کہ وہ مشورہ میں حصہ لیں۔ اور ہم ایک حصہ انسان کو اس کے حقوق سے یکسر محروم نہیں کر سکتے۔ لیکن دوسری طرف اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اگر ہر بالغ مرد و عورت کو ووٹ کا حق دیا جائے۔ تو مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ اور ان کی عمر میں ان کے مردوں سے بھی۔ پھر پر وہ کا سوال ہے۔ ووٹ دینا اگر ہر مرد و عورت کے لئے جیسا کہ ذکیو سلویو کا اور بعض دوسری حکومتوں میں لازمی قرار دیا گیا ہے یہاں بھی لازمی قرار دیا جائے۔ اور نہ دیے والے کو سزا ملے۔ تب تو شاہد مسلمان عمر میں ووٹ دینے کے لئے نکلے۔ ورنہ قریباً ناممکن ہے۔ پس ہمارے لئے غور کر کے کسی درمیانی نتیجہ پر پہنچنا نہایت ضروری ہے۔

خارجی تعلقات

دوسرے سوال خارجی تعلقات کا ہے۔ نرورپورٹ نے خارجی تعلقات کے متعلق صرف ایک مختصر سا نوٹ دیا ہے۔ اور نہایت ہوشیاری سے اس کی تفصیلات میں پڑنے سے گریز کیا ہے۔ لیکن جو کچھ انہوں نے اشارتاً کہا ہے۔ وہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ ان کے بیان کا ماحصل یہ ہے۔ کہ برطانیہ ہندوستانی گورنمنٹ کی وساطت سے جو معاملہ ہندوستان کے ارد گرد کی ایشیائی حکومتوں سے کرتا ہے۔ وہی آئندہ ہندوستانی حکومت ان حکومتوں سے کرے۔ میرے نزدیک وہ دن اسلامی حکومتوں کے لئے نہایت ہی تاریک ہوگا۔ جب عرب پر اوم کا تختہ ڈالنے کی نیت رکھنے والے ہندوستان کی خارجی پالیسی کے نگران ہوں۔ اور افغانستان ایران اور عرب کے تعلقات ان کے سپرد کئے گئے۔ انگلستان کے تعلقات ان ایشیائی حکومتوں سے بالکل اور اصول پر مبنی ہیں۔ ان کی لپیٹ پر اقتصادی برتری کا خیال متحرک ہے۔ لیکن آزاد ہندوستان کی حکومت جو ابھی سے سیاسی برتری کے خواب دیکھ رہی ہے۔ ان تعلقات کو بالکل ہی اور نگاہ سے دیکھے گی۔ پس میرے نزدیک خارجی تعلقات برطانوی گورنمنٹ کے ہی ہاتھوں میں رہنے چاہئیں۔ سوائے ان چھوٹے معاملات کے جو تجارت، مسافروں۔ ڈاک خانہ اور اسی قسم کے چھوٹے معاملات سے تعلقات رکھتے ہیں۔ ورنہ ہندوستانی حکومت پاس کی اسلامی حکومتوں کے معاملات میں زیادہ سے زیادہ دخل اندازی کی کوشش کرنی رہے گی۔

احقر احمد جتوئیہ المبارک

تیسرا سوال جو کہ احترام کا سوال ہے۔ تو ہی دہندگی کے برفراز رکھنے کے لئے یہ سوال نہایت اہم ہے۔ اگر یہودی اپنی شہریت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نزل کے ساتھ سے تین ہزار سال بعد اپنے صحت کی حفاظت ضروری سمجھتے ہیں۔ اور سچی انوار کی حفاظت معاہدات کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان صحیحہ کی نماز کیلئے سہولت کو قانون کا ایک اہم جز قرار نہ دیں۔

اسلامی مذہبی قانون

چوتھا سوال اسلامی مذہبی قانون کا ہے۔ ایک مشترکہ حکومت میں خالص اسلامی قانون تو رائج نہیں ہو سکتا۔ لیکن کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان اپنی اور عائلی معاملات میں اسلامی قانون کے نفاذ پر زور نہ دیں۔

ہائی کورٹوں کے حج

پانچواں سوال ہائی کورٹ کے حجوں کے متعلق ہے۔ صوبہ جات کی کامل خود اختیاری کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے نزدیک فروری ہے کہ صوبہ جات کے ہائی کورٹوں کے حج صوبہ جات ہی کی طرف سے مقرر کئے جائیں۔ اور انہی کی کونسلوں کے فیصلہ پر ان کی علیحدگی دیکھائی جائے۔

نہرو رپورٹ نے اس کا اختیار گورنر جنرل کو دیا ہے۔ مگر آئینی گورنر جنرل اپنے وزیر کے مشورے پر کاربند ہونے پر مجبور ہوگا اور مرکزی حکومت کے وزیر تمام کے تمام یا اکثر مندوبی ہونگے پس اگر اس طریق کو جاری کیا گیا تو تمام ہائی کورٹ مندوبوں کے اختیار میں چلے جائیں گے۔ ہاں سپریم کورٹ گورنر جنرل کے ساتھ وابستہ ہونا چاہیے۔

علاوہ ان معاملات کے جو مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ عام معاملات حکومت کے متعلق بھی ہمارے لئے غور کرنا ضروری ہے۔ میرا خیال ہے کہ نہرو رپورٹ کے لکھنے والوں نے ان نئی کانسٹیٹیوشن کا گرامر مطالعہ نہیں کیا۔ جو جنگ کے بعد نئی حکومتوں نے اپنے لئے تجویز کی ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ مزید غور سے نہرو رپورٹ کی تجویز کردہ کانسٹیٹیوشن سے بہتر کانسٹیٹیوشن تیار ہو سکتی ہے۔

ریاستوں کا سوال

ریاستوں کا سوال بھی اسی میں نہیں ہوا۔ نہرو کمیٹی کا تجویز کردہ طریق عمل نہ معقول ہے۔ نہ ریاستوں کو منظور ہو سکتا ہے۔ انگریز تو ریاستوں پر اپنے غلبہ کی وجہ سے حکومت کر رہے تھے۔ آئندہ نظام حکومت میں ایک حصہ ہندوستان کو دوسرے حصہ ہندوستان پر حکومت کرنے کا اختیار کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ مزید غور کے بعد ایک ایسا نظام تجویز کیا جائے۔ جو ایک طرف ہندوستان کے اتحاد میں فرق نہ آنے دے۔ اور دوسری طرف ہندوستان کے بعض حصوں کو دوسرے حصوں کے ماتحت نہ کرنے میرا خیال ہے۔ کہ اگر ریاستوں کو کامل خود اختیاری حکومت دے کر جس میں دال کے باشندوں کے حقوق کی بھی حفاظت کرنی گئی ہو۔ ایک مستقل انڈین امپیریل کانفرنس کی بنیاد رکھی جائے۔ اور سینٹ کو اڑا دیا جائے۔ تو موجودہ منہل کا ایک حل نکل سکتا ہے۔ اس کانفرنس میں صوبہ جات کے نمائندے بھی کونسل کے نمائندے اور ریاستوں کے نمائندے ہوں۔ اور یہ دیکھ

امور کے متعلق فیصلہ کرے۔ جو صوبہ جات کے باہمی تعلقات یا اہم آل انڈیا معاملات سے تعلق رکھتے ہوں۔ یہ کانفرنس واضح قوانین نہ ہو۔ بلکہ تنفیذی ہو۔ یعنی ایڈمنسٹریٹو معاملات کے ساتھ اس کا تعلق ہو۔

یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس مجلس کو پریوی کونسل کے طور پر مزید حقوق کے ساتھ گورنر جنرل سے وابستہ کر دیا جائے۔ اور قانون اساسی کے اختلافات سے تعلق بھی یہی رائے دیا کرے۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس

خلاصہ یہ کہ ہمیں نہرو کمیٹی کی رپورٹ پر مزید غور کرنا چاہئے اور اس کے لئے اول تو ایک آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد ہونی چاہئے۔ جس میں عام مسلمان فرقوں کے نمائندے طلب کئے جائیں۔ مجھے اس بات کو معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے۔ کہ ایسی کانفرنس کی بنیاد بھیسٹو اسمبلی کے مسلمان نمائندوں نے رکھ دی ہے۔ اور دیگر میں اس کے انعقاد کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس لئے مجھے اس امر پر زیادہ زور دینے کی تواب ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ لیکن میں اس کانفرنس کے داعیان کو اس امر کی طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ وہ اس کی دعوت کو جس قدر بھی زیادہ وسیع کریں۔ سفید ہوگا۔ اور ان کی کامیابی کا انحصار ان کی دعوت کی وسعت پر ہوگا۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ مخالفت خیالات کے لوگوں کو کثرت سے دعوۃ دیں۔ کانفرنس میں بولنے والوں کے لئے وقت کی تعیین کر دی جائے۔ جو موافق و مخالف پر یکساں مادی ہو۔ لیکن بسنے کا پورا طور پر ہر ایک کو موقع دیا جائے۔ اگر نہرو کمیٹی کے مخالف اور موافق دونوں فریقوں کو یکساں حقوق اور نمائندگی کے ساتھ اس میں شامل نہ کیا گیا۔ تو مسلمانوں کی آواز کبھی مضبوطی کے ساتھ بلند نہ ہوگی۔ مخالفت سچائی کو کمزور نہیں کرتی۔ بلکہ مضبوط کرتی ہے۔ ہمیں اپنے ذاتی خیالات پر سلام اور مسلمانوں کے فوائد مقدم ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص ہم سے بہتر خیالات رکھتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم اس کے خیالات کو رد کر دیں۔ ہمیں اسے دور ہٹا

کی بجائے اسے قریب بلانا چاہئے۔ اور اس کی رائے کو شوق سے سنا چاہئے۔ کیونکہ رائے کی مضبوطی ہم خیالوں کی تائید سے نہیں۔ بلکہ مخالفت کی تنقید سے ہوا کرتی ہے۔ ہمیں چاہئے۔ کہ اس کانفرنس میں نہرو کمیٹی پر اصولی بحث کریں۔ لیکن چونکہ ایسی کانفرنسوں میں تفصیلی طور پر غور کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے اصولی طور پر غور کرنے کے بعد ایک سب کمیٹی مقرر کرنی چاہئے۔ جو نہرو کمیٹی پر تفصیلی اور باریک نگاہ ڈالے۔ اور اس کی خامیوں میں اصلاح کرنے کی اور کمیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے۔ اور ایک مکمل نظام تیار کرے جس میں نہ صرف اسلامی حقوق کی حفاظت کرنی گئی ہو۔ بلکہ دوسرے تمام امور کے متعلق بھی ایک مکمل قانون پیش کیا گیا ہو۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں پیش کرے۔ اور اگر کل مسلمان متحدہ طور پر اسے منظور کر لیں یا ان کی اکثریت اس کی تائید کرے۔ تو اس قانون اساسی کو شایع کر دیا جائے۔ کیونکہ ایک مکمل قانون اساسی جو اثر پیدا کر سکتا ہے وہ محض تنقید نہیں پیدا کر سکتی۔ نہرو کمیٹی نے جو اس وقت شروع

پیدا کر دیا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ ایک مکمل قانون ہے۔ پس جب تک ہم بھی نہرو کمیٹی میں مناسب اصلاحات کر کے ایک مکمل قانون نہیں پیش کریں گے۔ اس وقت تک دنیا میں ایک عملی سیاست دان کی حیثیت میں نہیں۔ بلکہ ایک حاسد تنقید کرنے والے کی شکل میں دیکھے گی۔

نہرو رپورٹ کے خلاف پروپیگنڈا کی ضرورت

دوسری بات جس کی ہمیں ضرورت ہے۔ یہ ہے۔ کہ ہر شہر اور قصبہ میں جلسے کر کے یہ ریزولوشن پاس کئے جائیں۔ کہ نہرو کمیٹی کی رپورٹ سے ہم متفق نہیں ہیں۔ امدان جلسوں کی رپورٹوں کو گورنمنٹ کے پاس بھی بھیجا جائے۔ کیونکہ تعاون یا عدم تعاون کے سوال سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے کہ نہرو کمیٹی گورنمنٹ کے حقوق میں ایک خاص جنبش پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور اگر مسلمانوں نے ایک پراثر اور پر زور آواز اٹھائی۔ تو یقیناً گورنمنٹ بھی اور دوسرے لوگ بھی یہی خیال کریں گے۔ کہ مسلمان اس رائے سے متفق ہیں۔ اور اگر اس غلط خیال کے ماتحت آئندہ نظام حکومت میں بعض ایسی تبدیلیاں کر دی گئیں۔ جو مسلمانوں کے خلاف ہوں۔ تو یقیناً جاری شدہ قوانین میں تبدیلی مشکل ہو جائے گی۔ اور سٹیٹس کا پیمانہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں روک بن جائیگا۔

مسلمانوں کو حالات سے آگاہ کرنے کی ضرورت

علاوہ اس کے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ملک میں عام طور پر جلسے کر کے مسلمانوں کو ان کی بہتری اور ان کے فائدہ سے آگاہ کیا جائے نہرو رپورٹ کے حامی ہر جگہ پہنچ کر اپنے خیالات منوالے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے مخالفوں میں سے بہت ہی کم ہیں۔ جو عامتہ المسلمین کو اس کی خرابیاں بتانے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ سیاست کے پیچیدہ مسائل بغیر سمجھنے کے عوام کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ مگر گاندھی کی ساری طاقت ان کے روئے سخن کی تبدیلی میں پوشیدہ تھی۔ ان سے پہلے لیڈر ملک کے بہترین دماغوں کو مخاطب کرنے میں ہندوستان کی کامیابی کا راز مضمر سمجھتی تھی۔ گاندھی نے اپنا رخ عوام الناس کی طرف پھیر دیا۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ حکومت جمہوری کا مطالبہ کرنے والے جمہور کو اپنے ساتھ ملانے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ ایک طرف تو جمہوری حکومت کا مطالبہ کرے اور دوسری طرف جمہور سے پیچھے پھیرے رکھے۔ پس ضروری ہے کہ عامتہ المسلمین کو موجودہ حالات سے آگاہ کیا جائے۔ اور ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں میں جلسے ہوں اور مسلمانوں کو حقیقت حالات سے آگاہ کیا جائے۔ اور ان کی رائے کو مضبوط کیا جائے۔ بڑے آدمیوں کی کانفرنس صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں بیشک مدد ہو سکتی لیکن وہ اس وقت تک کامیاب بنا دینے والے زور سے قالی رہیگی۔ جب تک جمہور اس کی پشت پر نہ ہوں۔

جماعت احمدیہ ہر جائز اعانت کیلئے تیار ہے

میں اور احمدیہ جماعت اس معاملہ میں باقی تمام مسلمان

ممبران

مسلمانوں کے وہ دوست نما دشمن جو کہ ہندوؤں کی بریادی کی سکیم پر ہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ اپنی اس ملت زدوشی کیلئے کوئی معقول دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ اور مسلمانوں کو یہ ہکر دھوکا دے رہے ہیں۔ کہ ہماری پنجاب میں اکثریت ہے۔ اور ہم ہندوؤں سے اپنے حقوق بائیں ہاتھ سے رکھو الیں گے۔ چنانچہ اخبار زمیندار (۱۹ اکتوبر) لکھتا ہے۔

پنجاب میں مسلمانوں کی چھین فیصدی آبادی ہے۔ اور بعض اضلاع میں تو مسلمانوں کی ایسی غالب اکثریت ہے۔ کہ ان کی آبادی ۸۶ اور ۹۰ فیصدی تک پہنچی ہوئی ہے۔ لیکن باوجود اس کے شور مچایا جاتا ہے۔ کہ نشستوں کی تخصیص ضروری ہے۔ کیا اکثریت کا تخصیص پر اصرار کر دری اور ضعف کی دلیل نہیں؟

پھر حاجی ظفر علی خاں صاحب اسی پر جو میں لکھتے ہیں۔ کیا حریفوں کا انہیں ڈرجن کو ہو خوب خدا اور پھر اس پر اکثریت جن کی آبادی میں ہو گویا پنجاب کے بعض اضلاع میں مسلمانوں کی اکثریت آباد ان کے ہر قسم کے حقوق کے تحفظ کی ضامن ہے۔ لیکن اخبار زمیندار جیسے مدعی ہمدانی کی طرف سے ایسی نامعقول اور بوری دلیل کا پیش کرنا سرا سردھوکا اور فریب ہے۔ اس وقت جب مسلمانوں کی اسی اکثریت کے باوجود اور ایک ایسی حکومت کے ذریعہ جو سب الامکان کی ایک قوم کو دوسری کے حقوق پر قابض نہیں ہونے دیتی۔ یا کم از کم دونوں میں مساوات قائم رکھنے کی مدعی ہے۔ اور جن کے خوف سے ہندو علانیہ مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مسلمان اس کس سپر سی کی حالت میں ہیں۔ اور ہندوؤں کو ان پر ہر طرح تفوق و برتری حاصل ہے اور باوجودیکہ حکومت سے استمداد کا دروازہ ان کے لئے کھلا ہے وہ اپنے حقوق کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو موجودہ نظام حکومت تبدیل ہو جائے یا اسلامی اکثریت میں یکا یک کیا تغیر پیدا ہو جائیگا ان کے لئے کسی قسم کے خطرہ کا کوئی امکان باقی نہ رہے گا اس وقت تو ہندوؤں سے باز پرس کرنے والا بھی کوئی نہ ہوگا۔ اور وہ اپنی من مانی کاروائیاں کرنے کے لئے آزاد ہونگے۔

یورپین عورتوں کی ترقی

اس دنیا کی زندگی کو اگر گاڑی فرض کر لیا جائے۔ تو مرد اور عورت اس گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ اور جب تک ایک پہیہ کمزور اور ناقص ہوگا۔ یہ گاڑی کامیابی اور سرعت کے ساتھ نہیں چل سکتی۔ اہل یورپ نے اس راز کو سمجھا ہے۔ وہ عورتوں کو مفید تعلیم دیکر اور اچھی تربیت کر کے انہیں اپنی خداداد استعداد کو ظاہر کرنے کے مواقع بہم پہنچاتے ہیں۔ اور مشاہدہ سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ ان کی عورتیں تومی وطن کی ترقی کی جدوجہد

نظام کی چھتیں رکھی گئی تھیں۔ ہر نزل ہر پہلے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں وہ اپنا سپاہی سمجھتے تھے۔ دشمن کی فوج میں شامل ہو کر ان سے لڑنے پر آمادہ ہیں۔ ان کی عقل اور ان کی دانش کے امتحان کا وقت پھر آ رہا ہے۔ خدا پھر دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ کچھ مصلحتوں سے انہوں نے کیا حاصل کیا ہے۔ اور کچھ تجربوں نے انہیں کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ پس یہ وقت ہے کہ وہ بیدار ہوں۔ ہوشیار ہوں۔ زور دار تحریروں اور کچھ دار تقریروں کی سحر کاریوں سے متاثر ہونے کی بجائے ان آنکھوں سے کام لیں۔ جو خدا نے انہیں دی ہیں۔ اور ان کا نون سے کام لیں۔ جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے۔ اور اس دل دماغ سے کام لیں۔ جو ان کے رب نے انہیں بخشا ہے۔ اور اس بات کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ کہ وہ ذات کی چادر جو انہیں پہنائی جاتی ہے۔ وہ اسے ہرگز نہیں پہنچے۔ خدا نے مسلمانوں کو معزز بنایا تھا۔ مگر انہوں نے خود اپنے لئے ذلت خریدی۔ لیکن اب ان کو چاہیے۔ کہ وہ ذلت کے جانے کو اتار پھینکیں اور اپنی موروثی عزت کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑ لیں۔ ہاں مگر یاد رہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ توحید سے محبت کرتا ہے۔ اس سے بھی ضرور کے اندر ہی محبت رکھو۔ اور جس سے بغض رکھتا ہے۔ اس سے بھی حد درجہ کے اندر ہی بغض رکھو۔ شرافت کا امتحان مخالفت ہی کے وقت میں ہوتا ہے۔ پس اپنے حقوق کے لئے پوری جدوجہد کریں لیکن ایسے ذرائع اختیار نہ کریں۔ جو دین اور دیانت کے خلاف ہوں میں حیران ہوں کہ کیوں ان لوگوں کے منہ بند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو مخالف خیالات رکھتے ہیں۔ یہیں چاہیے۔ کہ ہم ان کی سنیں۔ اور اپنی ستائیں خیالات کا اختلاف تو دنیا کی ترقی کی کلید ہے۔ پس اس سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ اگر کوئی بددیانتی کرتا ہے۔ تو اپنی بددیانتی کی سزا پائیگا۔ لیکن اگر وہ نیک نیتی سے ہمیں اپنے خیالات سنا چاہتا ہے۔ تو اس کی مخالفت کر کے خواہ ہم حق پر ہی ہوں۔ اپنے لئے نیکی کے دروازے بند کر دیں گے۔ بجائے جنگ و جدل کے مسلمانوں کو چاہیے۔ کہ ایک مستقل اور نہ ختم ہونے والی جدوجہد کو اختیار کریں۔ اور گالی کا جواب محبت سے اور سختی کا جواب نرمی سے دیں۔ تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو۔ کہ ان کے اندر ایک ایسی طاقت ہے۔ جسے بغض و عناد کی آندھیاں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ وہ اپنے نفوس پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اور مضبوط چٹاؤں کی طرح ہیں۔ جو ہر حالت میں اپنی جگہ پر قائم رہتی ہیں۔ نہ کہ چھوٹے کنکروں کی طرح کہ جو تھوڑی سی ہوا پر ادا دم مچا دیتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

خاکہ

مرزا محمد احمد

فروں کے ساتھ من رہر قسم کی بددہد کرنے کے لئے تیار ہیں اور میں احمد یہ جماعت کے وسیع اور مضبوط نظام کو اس اسلامی کام کی اعانت کے لئے تمام جائز صورتوں میں لگا دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔

انگلستان کی لئے کو بدلنے کی کوشش

ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم انگلستان کی رائے پر بھی اثر ڈالنے کی کوشش کریں۔ میں نے سر دست اس کے لئے یہ تجربہ کیا ہے۔ کہ اپنے اس مضمون کا انگریزی ترجمہ کر کے پارلیمنٹ کے ممبروں اور دوسرے ذمہ دار انگریزوں میں تقسیم کراؤں۔ تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ ہر دوپورٹ کے لکھنے والے فرقہ دارانہ تعصب سے بالکل نہیں رہ سکتے۔ اور اس میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت پورے طور پر نہیں کی گئی۔

ممبران پارلیمنٹ سے تعلقات کا فائدہ

مجھے نہایت افسوس ہے۔ کہ ہندو انتہا پسند باوجود اپنے عدم تعاون کے دعویٰ اور شیعوں پر کھڑے ہو کر گورنمنٹ برطانیہ کو گالیاں دینے کے برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں کو اپنی زیر اثر لانے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ اس وقت دو تین درجن پارلیمنٹ کے ممبر انتہا پسند ہندوؤں کے گہرے دوست ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں سے حقیقی رنگ میں ہمدردی رکھنے والا ایک ممبر بھی نہیں۔ اسی طرح انگریزی پریس کے ایک حصہ پر بھی ہندو اثر رکھتے ہیں۔ لیکن مسلمان نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اور اس وجہ سے انگلستان کے سیاسی حلقوں میں ہندوؤں کی آواز کو جواثر حاصل ہے۔ مسلمانوں کی آواز اس سے محروم ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک ہندو عدم تعاونی کو تو ضرورت معلوم ہو کہ وہ باوجود عدم تعاون پر عمل کرنے کے شخصی طور پر انگریز مدبرین کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ کام حرام ہو۔ زیادہ سے زیادہ ایک عدم تعاونی ہی کہیگا۔ نا کہ انگریز ہمارے دشمن ہیں۔ لیکن کیا کوئی عقلمند بھی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ دشمن کے آدمی کو توڑ کر اپنے ساتھ ملانا بڑے بے میں تو انگریزوں کو اپنا دوست ہی سمجھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ انگریزوں اور اسلام کا مستقبل روز بروز متحد ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن جو انہیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ دشمن کے آدمیوں کو توڑ کر اپنے ساتھ ملانے سے بڑھ کر اور کیا کامیابی ہو سکتی ہے۔ یہ توجہ کی حکمتوں میں سے ایک بہترین حکمت ہے۔ اور جنگی حکمتوں کو ترک کرنے والا خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔

مسلمانوں کو نصیحت

میں اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے تمام مسلمانوں کو پھر نصیحت کرتا ہوں۔ کہ یہ وقت ان کے لئے بہت نازک ہے چاروں طرف سے تاریک بادل اڑے آ رہے ہیں۔ زمانہ مسلمانوں کو ایک اور زخم دینے کو تیار ہے۔ ایک دفعہ پھر وہ مینا دیں جن پر انہیں عظیم الشان اعتماد تھا اہل رہی ہیں۔ وہ عمود جن پر ان کے

اشارات

میں اپنے مردوں سے کسی طرح پیچھے نہیں۔ چنانچہ یورپین عورتوں نے گذشتہ دس سال میں پانچ ہزار ایجادیں کی ہیں۔ جن میں سے ۱۳۸۵ امور خانہ داری سے تعلق رکھتی ہیں۔ ۱۰۹۰ تعلیم اور سچ کے کاموں کے متعلق ہیں۔ ۲۲۱ زرعتی ۲۲۳ دستکاری ۵۵۳ تجارتی ۲۲۲ عمل جراحی ۱۲۹ حفظان صحت اور اسی طرح باقی بھی زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں اگر غور کیا جائے۔ تو یورپ کے متول اور دولت و ثروت اور ہندوستان کی مفولک محالی اور ناداری کی سب سے بڑی وجہ یورپ اور ہندوستان کی عورتوں میں یہ بین تفاوت ہے :

ہندوستان کی بدقسمتی ہے کہ آج بھی جب دوسرے ممالک اس قدر ترقی کر چکے ہیں۔ یہاں لاتعداد ایسے لوگ آباد ہیں۔ جو عورت کی خوبی اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ وہ جاہل مطلق اور تعلیم سے کلینڈہ نا آشنا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے۔ کہ عورت کو بھی خالق حقیقی نے دیسا ہی دیا ہے اور ویسی ہی تابایت عطا کی ہے۔ جیسی مرد کو ودیعت فرمائی ہے اور ہم تمھوڑی سی توجہ اور محنت سے اسے اپنے لئے مفید اور بابرکت بنا سکتے ہیں۔ اور جب تک ہم اس طرف متوجہ نہ ہوں گے ہمارا دوسرے تمدن ممالک کی صف میں گھرا ہونا سخت مشکل ہے :

لاہور میں حادثہ قتل

۲۳ اکتوبر ۱۹۲۸ء جب لاہور کے لوگ دسہرہ کا میلہ دیکھ کر اپنے گھر سے نکلتے۔ سڑکوں پر ہلکے ہلکے اور تھکے تھکے لوگ دیکھ کر ایک ایک جگہ پر چھٹا بیٹھ کر قریب دس آدمی مر چکے ہیں۔ اور زخمیوں کی ایک کثیر تعداد مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج ہے۔

شکل ۴ میں بھی اسی موقع اور اسی دن ایسا ہی خطرناک بم بھینکا گیا تھا۔ اور چونکہ آج تک اس جرم میں کوئی شخص گرفتار نہ ہو کر سزا بیا نہیں ہو سکا۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ اس شخص یا شخصیات کے جوصلے بہت بڑھ گئے ہیں۔ جو اس شیطنت اور سفاکی کی زبرداری ہے۔ ناکردہ گناہ اور بالکل بے خبر لوگوں کو ایسے ظالمانہ طرز پر ہلاک یا زخمی کرنا نہایت بزدلانہ اور خلاف انسانیت فعل ہے۔ اور دنیا کا کوئی شریف انسان ایسے افعال تبخیر کا ارتکاب کرنے والوں پر نفیر کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ حکومت نے اس شخص یا ان اشخاص کے لئے مبلغ دس ہزار روپے انعام کا وعدہ کیا ہے۔ جو ان ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں حکومت کو مدد دیں گے اور انھیں گرفتار کر لیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ پولیس کے محکمہ کو بھی اس کا سراغ لگانے میں پوری پوری مستعدی اور جانفشانی سے کام لینا چاہیے موجودہ واقعہ بہت سنگین ہے۔ اس لئے اس کے حادثہ کے امچر میں کے صاف پتہ کر لیا جائے گا نتیجہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ اب بھی جرم گرفتار نہ ہو سکے۔ تو ممکن ہے۔ آئندہ وہ کسی اس سے بھی زیادہ سنگین فعل کا ارتکاب کریں۔ ہمیں اس حادثہ کے ستم رسیدگان سے دلی ہمدردی ہے۔

مدیر زمیندار کا کرنال اور کھنڈہ کے دو انتہائی خاص کی افواہوں کے لئے کو ملک کے طول و عرض میں غم و غصہ کی لہر قرار دینا اور پھر اپنے آپ کو نہایت دیانت دار صحیفہ نگار اور با اصول اخبار نویس بھی کہنا نہایت ہی تعجب انگیز ہے۔

کچھ دنوں سے اخبار زمیندار نے رہنمایانِ خلافت کو مولانا کی بجائے "آقائے" کے لقب سے طعنے کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اس کی یہ وجہ بیان کی ہے۔ کہ چونکہ کچھ ایسے فرد مانگان تھے مگر جن کا ہر فعل اسلام کی سیزدہ صد سالہ شرافت کے لئے پیام مرگ ہے۔ جن کی ہر حرکت ناموس و وطن کی رگ رگلوں کے حق میں الٹی چھری ہے۔ جن کی ہر بات و نأت اور کیننگی کی جتنی جاگتی صورت۔ بولتی چالتی تصویر ہے۔ مولانا کہلاتے ہیں۔ اس لئے رہنمایانِ خلافت "مولانا کہلا س" محترم خطاب کی کھلی ہوئی تو ہیں ہے۔

زمیندار کا رہنمایانِ خلافت "مولانا" کے لقب سے محض اس لئے مجرم کرنا۔ کہ چند نااہل اور فرد مانگان تھے مگر اس لئے کہ ان کی رنگین میں آنکھیں ہیں۔ اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ اس کے دل میں رہنمایانِ خلافت کا حد سے زیادہ احترام ہے اور وہ انہیں ان لوگوں سے ممتاز کرنا چاہتا ہے۔ جن کی ہر حرکت اور جن کا ہر فعل اسلام کی سیزدہ صد سالہ شرافت کے لئے پیام مرگ ہے۔ چنانچہ اس نے "آقائے" کا امتیازی نشان مقرر کر کے رہنمایانِ خلافت اور ایسے فرد مانگان تھے مگر اس کے درمیان ایک ماہہ الامتیاز قائم کر دیا ہے۔ اور ان مقدس ترین کو ایسے بدنام کنندگان اسلام سے الگ کر دیا ہے۔

جن لوگوں کا ہر فعل اسلام کی سیزدہ صد سالہ شرافت کے لئے پیام مرگ ہے۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ ان کا وجود اسلام کے لئے باعث صد تنگ و عار اور موجب ذلت و رسوائی ہے اور ان کے وجود سے نہ صرف مولانا کا معزز لقب بلکہ خود لفظ اسلام بھی بدنام ہو چکا ہے۔ پس ہمارے خیال میں زمیندار کو ان مقدس اور واجب الاحترام بزرگوں کے لئے کوئی بھی ایسا لقب نہیں لکھنا چاہیے۔ جیسے یہ بدنام کنندگان اسلام ان اسلام کی سیزدہ صد سالہ شرافت کے لئے پیام مرگ کا حکم رکھتے والے فرد مانگان تھے مگر اور ذوات و کیننگی کی جتنی جاگتی صورتیں اور بولتی چالتی تصویریں اپنے لئے استعمال کرتی ہیں اور چونکہ یہ لوگ خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس لئے ہم زمیندار سے سفارش کرتے ہیں کہ مقدس رہنمایانِ خلافت کے لئے آئندہ کوئی اور لقب اختیار کرے۔ اور انھیں مسلمان نہ لکھا کرے۔ کیونکہ ان کا مسلمان کہلانا انہیں ان لوگوں کے زمرے میں شامل کر دیتا ہے۔ جو بدنام کنندہ اسلام ہیں اور یہ ان بزرگوں کی کھلی ہوئی تو ہیں ہے۔

زمیندار کے آقائے ظفر علی خاں کو دہلی کی جامع مسجد میں جو حادثہ خارجہ پیش آیا۔ معاہدہ دارالامان دہلی (۱۵ اکتوبر) رادی ہے۔ کہ آپ نے کیننگی بلوغ دہلی کے جلسہ میں اسے اپنی بہت بڑی فتح سے تعبیر کیا۔ اور فتح بھی ایسی کہ جس کی مثال دنیا کے کسی بڑے سے بڑے جرنیل اور سپہ سالار کی زندگی میں نہیں مل سکتی۔ اور سوائے اس فتح کے جو رسالت مآب کو مکہ معظمہ میں ہوئی تھی۔ تاریخ عالم اس کی کوئی اور نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے :

لیکن زمیندار (۲۶/۲۵ اکتوبر) رادی ہے۔ کہ اس واقعہ سے ملک بھر میں غم و غصہ کی لہر موجزن ہے۔ اور اسے دہلی کے لفظوں کی شہ مناک شرافت قرار دیتا ہے :

اب قابلِ دریافت امر یہ ہے۔ کہ جب دہلی میں ظفر علی صاحب کو ایسی عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ کہ جس کی مثال سوائے سردارِ بیاہ کی زندگی کے اور کیننگی نظر ہی نہیں آتی۔ تو ملک بھر میں غم و غصہ کی لہریں کس وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ کیا ایسے کسی صورت کی ایسی مدیم المثل فتح پر غم و غصہ کی لہریں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یا سرت و امیاط کی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو تھے کھانے کی جو تاول "آقائے ظفر علی خاں" کو سوچیں انہوں نے زمیندار کے نفسیت مآب مدیر کو آگاہ نہیں کیا۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اسے ملک بھر میں غم و غصہ کی لہر پیدا کرنے والی دہلی کے لفظوں کی شہ مناک شرافت قرار دیکر اپنے آقائے نامدار کی تردید کر کے ملک حرامی کا مرتکب ہوتا ہے :

ناظرین اب اس ملک بھر میں اور ملک کے طول و عرض میں غم و غصہ کی لہر کی حقیقت بھی سن لیجئے۔ زمیندار کے یہ مقصد راز و خانات۔ کیونکہ تو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے ہر شہر اور قریب میں دہلی کے لفظوں کی شہ مناک شرافت کے خلاف احتجاج کیلئے جیسے ہو رہے ہیں۔ جس کی اطلاعات بذریعہ ہمارے زمیندار دفتر دھرم موصل ہو رہی ہیں۔ اور جبید نہیں کہ ظفر علی صاحب کے جان نثار خدام دہلی پر ہل بول دیں۔ اور اسے تو بالا کر کے لہدیں۔ لیکن اس عنوان کے پیچھے جو کچھ درج ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ ایک لدھیانوی صاحب کرنال سے دہلی کے غنڈوں نے آقائے ظفر علی خاں پر جو تھے اچھالنے کے باعث بگڑا ہے ہیں۔ اور دوسرے صاحب کھنڈہ ضلع لدھیانہ میں بیٹھے ہوئے اہل دہلی کو کوس رہے ہیں :

حضرت سید موعود کی ایک شگونی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا۔

کر دو گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذاوی
فہمجان الذی اخزی الاعادی

کے مختصر الفاظ میں۔ کیلہی سادہ اشارہ ہیں۔ ایک سرسری نظر سے دیکھنے والا بغیر کسی قسم کی توجہ کے ان پر عبور کر جاتا ہے۔ اور کم فہم انسان ان کو اشارہ سمجھ کر چھوڑ جاتا ہے۔ اور کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا۔ مگر یہ اشارہ ایسی درجہ پرستی پیشگوئیوں پر مشتمل ہیں۔ کہ عقل رنگ رہ جاتی ہے۔ اور صداقت پہ لگتا ہے۔ جو انسانی باتیں ہیں۔ اور کوئی بھی ایسی باتیں نہیں بتا سکتا۔ جب تک کہ روح القدس کی مدد اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور کوئی انسان اپنے منہ سے ایسے الفاظ نہیں نکال سکتا جب تک کہ وہ فلاں بظہر علی غیبہ احداً الامن ارتضوا من رسول کے مقام پر کھڑا نہ کیا گیا ہو۔ بیشک اللہ اور صلحاء کو بھی غیب کی باتیں بتانی جاتی ہیں۔ اور بے شک ایک آدھ بات لگتا ہے کہ فزوں پر بھی ظاہر کر دی جاتی ہے۔ مگر کثرت سے اور کھول کر غیب کی باتیں انہی ہستیوں کے لئے بیان کی جاتی ہیں۔ جو دنیا کی طرف ہنسی دندیر بنا کر بھیجے جاتے ہیں۔

ان اشارہ میں حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایک بشارت دیتا ہے۔ جو میری صداقت کی دلیل ہوگی۔ اور میرے دشمنوں کو جو کہتے ہیں۔ کہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نشان کے فزید سے نیچا دکھائے گا۔ اور پھر بھی نہیں۔ بلکہ جو لوگ اس نشان کی ہنسی کرنا چاہیں گے۔ انہیں بھی ذلیل کرے گا۔

کس چیز کی ہے وہ بشارت؟ اور کیا ہے وہ نشان؟ یہ کہ بشارت دی۔ کہ اک بیٹا ہے تیرا۔ حضرت سید موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے۔ کہ میں تجھے ایک بچہ دوں گا۔ اور وہ ہوگا بھی روکا۔ یہ قبل از پیدائش روکے کی خبر دینا بھی ایک نشان ہے۔ مگر یہی نشان نہیں بتایا۔ بلکہ انکے اشارہ میں اس نشان کے عظیم الشان ہونے کی بھی خبر دی ہے۔

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

یہی نہیں۔ کہ اس لئے یہ بشارت دی ہے۔ کہ ایک لڑکا ہوگا۔ بلکہ یہ بھی بشارت دی ہے۔ کہ وہ ایک لمبی عمر پائے۔ اور خدا تعالیٰ کی ماہ میں فنا ہونے۔ اور اس سے کامل محبت رکھنے کی وجہ سے اس کا محبوب ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا۔ اور کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کی تاب لائے۔ اور

اس کے محبوبوں کو ذلیل کر سکے؟
پھر حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بھی بشارت دی ہے۔ کہ
"کر دوں گا دور اس مہ سے اندھیرا"

تو سورج ہے۔ اور بہت سے لوگ بوجہ اپنی آنکھوں کی کمزوری اور بصارت میں نقص کے تجھے پہچان نہیں سکتے۔ مگر وہ لڑکا نہ ہوگا۔ وہ تجھ سے لڑ حاصل کرے گا۔ اور پھر اس طرح بہت سے کمزور آنکھوں والوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔ اور جو لوگ سورج کی تیز روشنی سے بوجہ اپنے نقص بصارت کے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اس چاند کے نور سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور ابدی جہنم اور جہلیس میں سے والی آگ سے محفوظ ہو جائیں گے۔

پھر جس طرح چاند تاباں ہے۔ کہ صرف میری وجود نہیں بلکہ ایک سستی مجھ سے بھی بڑھ کر ہے۔ وہی جس سے میں نے لڑ حاصل کیا۔ اور جبکہ سورج لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو۔ چاند ہی ہے جو سورج کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح وہ لڑکا بھی مہ ہوگا۔ وہ تجھ سے نور لے گا۔ اور تیرے دعوے کی صداقت پر بین دلیل ہوگا۔ بے شک وہ مہ ہوگا۔ مگر پھر بھی بہت سے لوگ اپنے بغض و کینہ اور حسد کی اس آگ کی دہر سے جو ان کے سینوں میں جل رہی ہوگی چاہیں گے۔ کہ اس کی روشنی کو چھپا دیں۔ اور اس کے نور پر الزامات کا سیاہ چادر ڈال دیں۔ تاکہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو جائے اور وہ چاہیں گے۔ کہ اس کی چمک کو دنیا کے سامنے اندھیرے کی صورت میں ظاہر کریں۔ مگر میں اس کے نور کو چھپنے نہ دوں گا۔ اور جس طرح چاند پتھو کئے والے کا تھوک اسی پر آڑ پڑتا ہے۔ اسی طرح اس پر الزامات دگانے والوں کے الزامات انہیں پر پڑیں گے۔ وہ مہ ہے اللہ مہ کی طرح آسمانوں کی بلندیوں پر چمکے گا۔ اور زمینی لوگ کچھ فرزند پتہ بنا سکیں گے۔

دکھاؤں گا۔ کہ اک عالم کو پھیرا
یعنی میں اس مہ کو اس طرح نہ ثابت کر دوں گا۔ کہ جس طرح مہ کی روشنی ایک عالم پر چھا جاتی ہے۔ اسی طرح اس کا نور بھی ایک عالم پر چھا جائیگا۔ اور بہت سے لوگ اس کے نور سے سوئے ہوئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس سستی کی تعلیم جسے اس نے دنیا میں نبی اور سورج بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے لڑکے کے زمانہ میں جو بوجہ سورج سے روشنی حاصل کرنے کے مہ کی مانند ہوگا دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے۔ اس کے زمانہ میں احمدیت بہت پھیلے گی۔ اور یہی نہیں کہ احمدیت پھیلے گی۔ بلکہ ہر قسم کے لوگوں کا اس کی طرف رجوع ہوگا۔ دینی لوگ دینی معاملات میں اس سے ہدایت پائیں گے۔ اور دنیوی لوگ دنیوی امور میں اس کے نور سے روشنی لیں گے۔

بشارت کیا ہے۔ اک دل کی غذاوی
فہمجان الذی اخزی الاعادی

پاک ہے وہ خدا۔ جس نے میرے دشمنوں کو اپنی اس بشارت کے ذریعہ ذلیل کیا۔ اور مبارک ہے وہ جس نے الاعادی اس لڑکے کے دشمنوں کو بھی ذلیل در سو کیا۔ اس میں پیشگوئی فرمائی کہ جس طرح اے سید موعود تیرے کام اور تیرے نام کے دشمن ہیں اور وہ ذلیل ہونگے۔ اسی طرح اس تیرے فرزند دلبند گرامی ارجمند

کے نام اور کام کے حاسد دشمن ہونگے۔ جو بالآخر ذلیل و رسوا ہونگے۔ پس ہم بھی کہتے ہیں۔ کہ پاک ہے وہ خدا۔ جس نے سید موعود کو دنیا میں نبی بنا کر بھیجا۔ اور اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا یا۔ اور اس کو بائراؤ۔ اور اس کے دشمنوں کو ناکام و نامراد کیا۔ اور ہر قسم کے محبوب سے منزہ ہے۔ وہ ذات جس نے اس مہ کو مہ بنایا۔ اور پھر ایک عالم کا رجوع اس کی طرف کیا۔ اور اس بغض و کینہ رکھنے والوں کو ذلیل کیا۔ کر رہا ہے۔ اور کرے گا فسوف تبصر دنہ

خاکسار مرزا ناصر احمد۔

افضل کے وی پی

جن خریداران افضل کا چندہ سالانہ یا سہ ماہی ۱۵ اکتوبر تا ۱۵ نومبر ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام افضل ۸ نومبر کو بھیجی پی کیا جائے گا۔ امید ہے۔ وصول فرما کر شکر یہ کا موقعہ دینگے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ مگر جن اصحاب کی طرف سے دی۔ پی آرکاری آتے ہیں۔ ان کے نام کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں رکھا جاتا ہے۔

افضل کے خریداروں کی تعداد میں اضافہ ہونا چاہیے۔ اس لئے اصحاب نہ صرف سابقہ خریداری کو قائم رکھیں۔ بلکہ اور دوستوں کو بھی اس کے خریدار بنائیں۔

مستم طبع و اشاعت قادیان دارالامان

نہرو رپورٹ کے خلاف علی

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۲۳ ستمبر کو مسٹر مسلم لیگ انبالہ شہر ذریعہ صدارت شیخ محمد ظہیر الدین۔ صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی سکریٹری انجمن اسلامیہ دیپنڈی ٹاؤن ڈسٹرکٹ مسلم لیگ انبالہ مسلمانان انبالہ شہر کا ایک عظیم الشان جلسہ میدان قلعہ منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ منہ و بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ لالہ دنی چند صاحب بھی جو نہرو رپورٹ کے مخالف حامیوں میں سے ہیں۔ موجود تھے۔ میاں محمد وسف صاحب نے نہرو رپورٹ کے نقائص اور اس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہے واضح طور پر اپنی تقریر میں بیان کرتے ہوئے اس کی نسبت ناپسندیدگی کا ریزولوشن پیش کیا۔ اور میر حامد علی صاحب میونسپل کمشنر کی تائید اور خاندان کی تائید مزید سے تمام حاضرین نے متفقہ طور سے اسے منظور کیا

خاکسار عبدالغنی۔ احمدی۔ از انبالہ شہر

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۱۰ اکتوبر کو مسٹر مسلم لیگ انبالہ شہر ذریعہ صدارت شیخ محمد ظہیر الدین۔ صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی سکریٹری انجمن اسلامیہ دیپنڈی ٹاؤن ڈسٹرکٹ مسلم لیگ انبالہ مسلمانان انبالہ شہر کا ایک عظیم الشان جلسہ میدان قلعہ منڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے علاوہ منہ و بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ لالہ دنی چند صاحب بھی جو نہرو رپورٹ کے مخالف حامیوں میں سے ہیں۔ موجود تھے۔ میاں محمد وسف صاحب نے نہرو رپورٹ کے نقائص اور اس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہے واضح طور پر اپنی تقریر میں بیان کرتے ہوئے اس کی نسبت ناپسندیدگی کا ریزولوشن پیش کیا۔ اور میر حامد علی صاحب میونسپل کمشنر کی تائید اور خاندان کی تائید مزید سے تمام حاضرین نے متفقہ طور سے اسے منظور کیا

خاکسار عبدالغنی۔ احمدی۔ از انبالہ شہر

پادری عبدالحق کی کھلی چٹھی کا جواب

اخبار "نور افشاں" کی اشاعت ۹ اکتوبر میں پادری عبدالحق صاحب کی طرف سے ایک "کھلی چٹھی" شائع ہوئی ہے۔ جس میں آپ نے "العقل" ۲ اکتوبر کے نمبر "پادری عبدالحق صاحب کا چیلنج" ستون کے متعلق غلط فہمی کی ہے۔ پادری صاحب کی ستم ظریفی کا یہ عالم ہے کہ آپ اب اصل چیلنج (مذکورہ دیوی آف ریجنز جو لائی) کو جس پر یہ سلسلہ شروع ہوا۔ اور جس کی منظوری آپ "نور افشاں" ۲ اکتوبر میں دے چکے ہیں۔ صرف ایک "کھلی چٹھی" اور "مغز و منہ چیلنج" قرار دیکھے ہوئے اس کے جواب میں ہنوز "نور افشاں" کی کسی آئندہ اشاعت میں یہ سلسلہ سب سے پہلے چیلنج پر اصرار کر رہے ہیں۔ جس کی منظوری ہم "العقل" ۱۶ اکتوبر میں شائع کر چکے ہیں۔

شرائط مناظرہ جو پادری صاحب نے پیش کی تشریط مناظرہ تھیں۔ ان پر ہم "العقل" کی عہدہ بالا اشاعت میں لکھ چکے ہیں۔ پادری صاحب نے اب پھر حسب عادت وہ سب سے دیکھے ہوئے کی ہانگ بیلے منگام کے ماتحت ایک طویل تحریر شائع کرانی ہے۔ جس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے آپ کی حق پر دہی ظاہر ہو جاتی ہے۔ بہر حال ہم مختصر طور پر اس کا جواب درج ذیل کرتے ہیں۔

شرط اول۔ آپ کہتے ہیں: "ہم آپ کے سلامت میں سے سمیت مزرا غلام احمد صاحب قادیانی منتخب کرتے ہیں۔ اس میں آپ دیوی ہو گئے۔ اور ہم مستحق ہیں۔ اسی طرح آپ ہمارے لئے جس سب سے عقیدہ کو چاہیں۔ چن لیں۔"

یہ ہمیں مضمون منظور ہے۔ اور عیادت کی طرف سے مضمون "الوہیت" یہ سب سے صحیح ناصری ہو گا۔

شرط دوم۔ پادری صاحب نے "معتوقی دلائل" کو "تاہیدی رنگ" میں پیش کرنے کے لئے کہا تھا۔ جس پر میں نے لکھا تھا۔ کہ "بشریکہ مسلمہ کتب سماویہ معتوقی دلائل کی اجازت دیں۔ اور وہ ان کتب کے کسی بیان کے خلاف نہ ہوں!"

پادری صاحب کی سخن فہمی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:-

"شرط دوم کے بارے میں آپ کی مجوزہ ترمیم اس لئے قابل التفات نہیں۔ کہ ہماری کسی معتوقی دلیل کو کتب مقدسہ کے کسی بیان کے خلاف قرار دینا بیخ کام ہو گا!"

اس سادگی پر کون نہ جمانے سے خدا فرماتے ہیں: "وہا تہم من لواری نہیں جناب والا!" بیخ کام! شرائط کے مطابق فیصلہ کرنا ہو گا۔ اور اسی لئے شرائط کا مقرر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر آپ کیا غضب کر رہے ہیں کہ اسے "نا قابل التفات" بتلا رہے ہیں۔ دو بارہ عرض فرمائیں۔ شرط سوم۔ مناظرہ تحریری و تقریری ہو گا! منظور ہے۔ شرط چہارم۔ پہلی اور آخری تقریر یا تقریر مدعی کی جانب سے

ہو گی! فریقین کو منظور ہے۔

شرط پنجم۔ تعذر و منصف۔ اس کے متعلق قابل تعلیم اور غیر جانبدار منصف بترانہ فریقین مقرر کرنے کے لئے پادری صاحب نے لکھا تھا۔ جس کے متعلق ہم پہلے کافی لکھ چکے ہیں۔ پادری صاحب کی دیانت داری ملاحظہ ہو۔ کہ آریہ مناظرہ نڈت رام چندر صاحب دہلی کو صداقت مسیح موعود کے لئے "غیر جانبدار قرار دے کر گھٹیوں کی گفتگو کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ چہ خوب! جو شخص ہمارے مقابل انہی مسائل پر مباحث ہو۔ اسی کو منصف بنانا انصاف کا خون کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے؟ انوس۔ پادری صاحب نے ہمارے اس سوال کو چھوٹا کر دیا۔ کیا پادری صاحب یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ایک غیر عیسائی مثلاً نڈت رام چندر ان کی نسبت بائبل زیادہ سمجھتا ہے۔ اگر نہیں تو پھر اس کا منصف ہونا چہ معنی دار (الفضل) ہوتا ہے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری معتوقی تصریح کے بعد پادری صاحب اپنی "بالک مٹ" سے باز آجائیں گے۔ ورنہ دانش مند انسان آپ کی مصلحت کو شی کو آپ کی راہ قرار قرار دینے کے لئے مجبور ہونگے۔

لطیفہ:- فرماتے ہیں:- "اگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا۔ تو ہم مشترک کریں گے۔ کہ ہم شکست خوردہ ہیں۔ اور آئندہ کبھی ہمارے نام کے آگے فاتح قادیان نہ لکھا جاوے!"

سبحان اللہ! کیا ہی مقبولیت پسندی کا ثبوت ہے "فاتح قادیان" کا جہلی ٹائٹل تو بفضلہ قہانے ہم خانیوال میں عیسائی اصحاب کے معتوق کٹوا چکے ہیں۔ اب اس تحصیل حاصل کے لئے پھر جہاد و جد کیوں؟ غالباً آپ اس طریق سے عیسائی پبلک سے یہ لفظ لکھوانا چاہتے ہیں۔ مگر خاطر جمع رکھیں۔ اب سجدہ عیسائی ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔

شرط ششم۔ آپ نے اسے۔ پی مشن کے حلقہ کا شہر مقرر کیا ہے۔ ہم ان میں سے آئینہ زور کو پسند کرتے ہیں۔ آپ جہاں انتظام فرمائیں۔ حسب تحریر سابق قیام وغیرہ کا انتظام بھی آپ کے ذمہ ہو گا۔ شہر آپ کے حلقہ کا اور آپ کا تجزیہ کردہ ہے۔ اور ہم اس کے منظور کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ اس لئے سب ذمہ داری آپ پر ہو گی۔ حفظ امن کے متعلق آپ فرماتے ہیں:-

"حفظ امن کی ذمہ داری سچی جماعت کے لئے تو ہم لے سکتے ہیں۔

گر قادیانی مسیح کے زندہ کئے ہوئے روحانی مردوں کے لئے ہم کسی صورت میں بھی ذمہ دار نہیں ہو سکتے!"

جناب من! "قادیانی مسیح کے زندہ کئے ہوئے" کے تو ذمہ دار ہم ہونگے۔ مگر ہمیں تو ان ایسوی بھیڑوں سے خطرہ ہے۔ جو بھیڑوں کی خصلت رکھتی ہیں۔ اور ان کی معمولی سی معمولی تحریر میں وہ شوقی عیاں ہے جس میں آپ احمدیوں کا فکر نہ کریں۔ سچی اور دیگر پبلک کی ذمہ داری آپ کو

اٹھانی ہو گی۔ گجرات کی "درگت" کی ذمہ داری آپ پر ہی ہے۔ خود کردہ ما علاقے نیست۔ جس پر مشر ڈائٹل نے آپ کو شہد بھی کیا تھا۔ شرط منفقہ۔ شرائط کے طے ہونے کے ایک ماہ بعد مناظرہ ہو گا۔ یہ بھی منظور ہے۔

بالآخر ہم پادری صاحب کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ان میں کچھ دم باقی ہے۔ تو آئیں۔ ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ تا جلد فیصلہ ہو۔ تیسرا کتنا ہے۔ کہ پادری صاحب میدان میں نہ آئیں گے۔ ماں عیسائی پبلک کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کے لئے "نور افشاں" کے کالموں میں اپنی خود ستائی کا مظاہر کرتے رہیں گے۔ کیا ہمارا یہ تیسرا غلط ہو گا؟ دیدہ بالیدہ خاکسار تاجپور احمد دانا۔ جالندھری۔ قادیان

منوخی وصیت کے اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰت والسلام رسالہ الوصیت میں یہ تحریر فرماتے ہیں:-

(۱) "تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان (پشتی مقبرہ) میں دفن ہونے والا مستحق ہو۔ اور مہجرات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو گا"

(۲) ضمیمہ منعلقہ رسالہ الوصیت کی دفعہ ۱۶ میں یہ تحریر فرماتے ہیں:-

"یاد رہے۔ کہ صرف یہ کافی نہ ہو گا۔ کہ جائداد مشقولہ اور غیر مشقولہ کا سوال حصہ دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہو گا۔ کہ ایسی وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوق عباد و غصب کرنے والا نہ ہو گا"

جماعت احمدیہ پشاور نے سید لعل شاہ صاحب برقی دروازہ گنج پشاور کی دینی حالت کے متعلق بعد تحقیقات رپورٹ کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سید لعل شاہ صاحب برقی کی دینی حالت "اچھی نہیں ہے۔ اور وہ اپنی زندگی بوجہ شرط رسالہ الوصیت و بوجہ دفعہ ۱۶ ضمیمہ منعلقہ رسالہ الوصیت بسر نہیں کر رہے۔ اس وجہ سے ان کی وصیت نسبت کو مجلس معتدین مدد مخن احمدیہ قادیان نے بوجہ ریزویشن نمبر ۱۳۱۶ مہذبہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۶ء منسوخ کر دیا ہوا ہے۔ جس کی اطلاع سید صاحب موصوت کو سید صاحب لکھی ہے۔"

(۲)

مشرقی افضل کریم اور ستری عبدالکریم ساکنان قادیان وصیت نمبر ۱۹۱۶ مہذبہ ۲۲۹ نمبر ۱۹۱۶ء مہذبہ ۲۵۔ چونکہ یہ ہر دو وصیت خلافت سے منسوخ ہو چکے ہیں۔ اور ان کے اعمال شرط منعلقہ رسالہ الوصیت کے خلاف ہیں۔ اس لئے ان کی وصیتیں بیزویشن نمبر ۱۳۱۶ مہذبہ ۲۴۱ مجلس کارپرداز معارض قبرستان منسوخ کی جاتی ہیں۔ محمد سرور شاہ۔ سیکرٹری مقبرہ پشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زچگی اور بیہوشی اطفال کے متعلق کارآمد ہدایات

از محکمہ اطیبات پنجاب

محکمہ صحت پنجاب نے زچگی اور بچوں کی نگہداشت کے متعلق ایک مشرح و مبسوط رسالہ شائع کیا ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوگا جنہیں زچگی اور بچوں کی پرورش اور صحت کے کام میں دلچسپی ہے۔ پنجاب میں اصول صحت سے ناواقفیت و غفلت کی وجہ سے ہزاروں بچے تلف ہو جاتے ہیں۔ اور ماؤں کی صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔

اس رسالہ میں اس عام غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے۔ کہ حاملہ کے لئے ورزش سخت خطرناک ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دوران حمل میں ورزش لازمی چیز ہے۔ ہر روز باقاعدہ سیر کے علاوہ حاملہ کو چاہیے۔ کہ وہ پانچ یا دس منٹ تک ایسی ورزش کیا کرے۔ جس سے عضلات معدہ کو تقویت پہنچے۔ ورزش کے ساتھ ہی آرام بھی ضروری ہے۔ حاملہ عورت کے لئے رات کو دس گھنٹے کی نیند کے علاوہ دن میں ایک گھنٹہ تک کامل آرام کرنا چاہیے۔ مکان سے بچنا لازمی ہے۔ بھاری چیزوں کا اٹھانا بھی ممنوع ہے۔ پہلے پانچ ماہ میں ان باتوں پر سختی سے عمل کرنا چاہیے۔ حاملہ کو صاف ہوا کی بے حد ضرورت ہے۔ لہذا اسے کسی حالت میں بھی مندر ہوائی نہ سونا چاہیے۔

خوراک کیسی ہو

حاملہ کے لئے خوراک ایسی ہونی چاہیے۔ جو کافی مقدار میں ہو۔ زود ہضم ہو۔ اور طاقت بخش ہو۔ صداقتان سے زیادہ خوراک معدہ کے پٹھوں کو کمزور کرتی ہے۔ گائے کا تازہ دودھ تازہ بزی نیز تازہ پھل معتدل مقدار میں موزوں خوراک ہے۔ انڈے گوشت اور مرغ وغیرہ بھی مفید ہے۔ مگر محدود مقدار میں دوران حمل میں قبض اور بواسیر کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ اس کے انسداد کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ حاملہ عورت دن بھر کم از کم ۱۶ اسیر تازہ صاف پانی پیئے۔ پھل اور ترکاریاں کافی مقدار میں استعمال کرے۔ کھلی ہوا میں باقاعدہ ورزش کرے۔ قصائے حاجت کے اوقات کی پابندی رہے۔ قبض ہو جائے تو کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے۔

وضع حمل کیلئے ضروری سامان

رسالہ مذکور میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ بچے کے کپڑے پہلے سے تیار رکھے جائیں۔ وضع حمل سے پیشتر کم سے کم دو کپڑے دو فلائین کے ذراک چند رومال جو کسی نرم کپڑے سے بنائے جائیں اور ایک گرم مثال جس میں بچہ کو لپیٹا جائے۔ وضع حمل کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء قطعی طور پر ضروری ہیں۔ دو دستری چادر ایک دائرہ پودت چادر دو تولیے ایک درجن نرم رومال ایک صاف قمیص اور سلوار یا سوتنی ساڑھی جو وضع حمل کے وقت

پہنی جائے۔ کاربالک سوپ کی ایک ٹکیڈا ایک کبیل یا مثال جس میں پیدائش کے وقت بچہ کو لپیٹا جائے۔ کاٹن دول (ردنی) کا ایک پکیٹ دو گڈری جس میں صاف اور ن بھری ہوا ان میں سے ایک نو وضع حمل کے دوران میں اور دوسری وضع حمل کے بعد استعمال کی جائے۔ بائینڈر یعنی بیٹی حاملہ کا لیٹر فٹا ستھرا ہونا چاہیے۔ ان چیزوں کو ایک صاف صندوق میں پہلے سے رکھ لیتا چاہیے۔ تاکہ وقت پر کام آسکیں۔

وضع حمل کے وقت مکان سیڑھیاں جاتے ضرور اور نالیوں کو نہایت صاف رکھا جائے۔ وضع حمل کے لئے ایسا کمرہ ہونا چاہیے۔ جس میں روشنی اور ہوا کی بخوبی آمد رفت ہو۔ کمرہ کی دیواروں میں سفیدی کر لینا مناسب ہے کھڑکیاں اور چھت صاف ہو۔ کمرہ میں غیر ضروری سامان نہیں رکھنا چاہیے۔ اور اس میں کھانا پکانا سخت مضر ہے۔

اگر دوران حمل میں پیشاب کم آتا ہو۔ لگاتار دو مرتبہ شکایت رہتی ہو۔ بینائی میں فرق آگیا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں سوجن ہوگئی ہو۔ خون کم ہو گیا ہو۔ دائمی قبض ہو۔ اور سانس بھول جاتا ہو۔ تو فوراً کسی تجربہ کار ڈاکٹر سے مشورہ لینا چاہیے۔ دوران حمل میں دانتوں کی صفائی بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے صبح اور سونے سے پہلے دانتوں کو کسی برش یا مسواک یا دانت کے ذریعہ کسی اچھے پاؤڈر سے صاف کرنا چاہیے۔ ایسی دایہ کی خدمات حاصل کرنا چاہئیں۔ جس نے باقاعدہ تربیت حاصل کی ہو۔ اور جو پیدائش کے وقت بچہ کی خبر گیری کر سکے۔

وضع حمل کے وقت دایہ کو ایک صاف ایپرن پہن لینا چاہیے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ اس وقت اس نے کوئی چوڑی یا انگٹری نہ پہن رکھی ہو۔ جو نہی دروزہ شروع ہو مریضہ کو غسل کر کے صاف کپڑے پہن لینا چاہیے۔ جس کمرے میں وضع حمل ہو۔ وہ صاف ہونا چاہیے۔ اس کی کھڑکیاں کھلی رکھیں۔ اس کا فرش صاف اور گرد و غبار سے پاک ہو۔ بچہ پیدا ہوتے ہی مریضہ کو گرم پانی کی بوتل یا گرم اینٹ سے اپنے آپ کو گرم رکھنا چاہیے۔

جو نہی بچہ پیدا ہو۔ اسے ایک گرم کبیل میں اچھی طرح لپیٹ لینا چاہیے۔ جب نال یا نڈھ کر کاٹ دی جائے۔ تو بچہ کو گرم پنگھوڑ پر ڈال دیا جائے جہاں رٹری گرم بوتل موجود ہو۔ اور جس پر نرم فلائین لپیٹی ہو۔ پیدائش کے بعد بچہ کو نرم ململ کے ٹکڑے سے آہستہ آہستہ صاف کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد اس کے سارے جسم پر رتیوں کا تیل ملنا چاہیے۔ جس سے نہ صرف بچہ کی جلد صاف ہو جائیگی۔ بلکہ بچہ کو گرمی پہنچے گی۔ نال کاٹنے تک یہ عمل جاری رکھا جائے۔

نال کاٹنے کے بعد بچہ کو غسل دیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے پانی نہ گرم ہو نہ سرد نہ مائلے کے وقت بچہ کو نرم ہاتھوں سے پکڑو۔ غسل کے لئے واٹنولیا بیبی سوپ یا پیپر سوپ بہتر ہے غسل دو تین منٹ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بعد بچہ کو کسی نرم تولیہ سے صاف کرو۔

جب تک نال بچھڑکتی رہے۔ اسے کاٹنا نہیں چاہیے پیدائش کے بعد نال دس منٹ تک بچھڑکتی ہے۔ یہ دراصل خون کی حرکت ہے۔ جو بچہ کے جسم میں داخل ہو رہا ہے۔ نال کاٹنے کے بعد زور سے باندھ دینا چاہیے۔ کیونکہ اگر اس کے بند کھل جائیں تو بچہ خون نکل جانے سے ہلاک ہو جائیگا۔ نال علیحدہ کرنے کے بعد نال کو خشک اور صاف گاز یا کپڑے کے ٹکڑے سے ڈھانپ دینا چاہیے۔ اور جب تک اس کا زخم مندمل نہ ہو چکے۔ اسے پانی وغیرہ سے محفوظ رکھنا لازم ہے۔ اگر لڑکی ہو۔ تو اسے فراغت کے بعد جب صاف کیا جائے۔ تو ایسی ترکیب سے کہ اسفنج یا صاف کپڑا اسے سے پیچھے کے رخ کی طرف صفائی کرے۔ تاکہ کسی قسم کا غلیظ مادہ یا فضلہ بچہ کے مثانہ کے رستہ میں داخل نہ ہو جائے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اگر بچہ کی آنکھوں سے کسی قسم کا مواد بہتا ہو۔ تو فوراً ڈاکٹر سے مشورہ کیا جائے۔

بچہ کو علیحدہ سونے دو

بچہ کو باقاناہ اور پیشاب کرنے کی باقاعدہ عادت لانی چاہیے۔ بچہ کی نیند کے متعلق رسالہ مذکور میں خاص ہدایات دی گئیں ہیں۔ یہ مناسب ہے۔ کہ اسے علیحدہ پنگھوڑ پر سٹلایا جائے۔ بچہ دوں اور کھیلوں سے بچانے کے لئے بچہ دانی کا استعمال ضروری ہے۔ یہ پنگھوڑے کمرہ میں ایسی جگہ ہو جہاں ہوا کا جھوکا نہ آئے۔ لیکن اس کی کھڑکی کھلی رہے۔ اگر ممکن ہو۔ تو دن کے وقت بچہ کو کمرہ سے باہر سلاتا چاہیے۔ بچہ کو سلاتے وقت یہ دیکھ لینا چاہیے۔ کہ اس کے پاؤں گرم ہیں۔ اسے پیاس تو نہیں۔ (اسے چھپ سے ٹھنڈا سا شیر گرم پانی دینا چاہیے) اس کے پیٹ میں اچھا رہ وغیرہ نہ ہو۔ اسے آرام سے لٹایا جائے۔ اس کے رومال کو بدل دینا چاہیے۔ گرمیوں میں اس پر زیادہ بوجھل کپڑا ڈالنا ٹھیک نہیں۔

بچہ کی خوراک

یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ بچہ کی بہترین خوراک اس کی ماں کا دودھ ہے۔ چھاتیوں سے دودھ پلانے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ رحم میں پر دوران حمل میں خون کا غیر معمولی زیادہ پڑا رہتا ہے۔ فوراً اس کو اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔

بچہ پیدا ہونے سے ۶ سے ۱۲ گھنٹے بعد اسے چھاتی سے دودھ پلانا چاہیے۔ چھاتیوں سے پہلے پہل جو پانی نکلتا ہے۔ وہ بچہ کے ہاضمہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ جب تک ماں کا دودھ عمدہ رہے۔ بچہ کو اس سے محروم رکھنا غلطی ہے۔ ماں کو چاہیے۔ کہ وہ دن میں دو مرتبہ زائد دودھ پئے۔ اگر دودھ پلانے سے اس کا وزن کم ہو جائے۔ یا وہ کمزور ہو جائے